صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 03 جون 2021ء بمطابق 22 شوال 1442 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۙ o الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙo فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕo كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ۙ o وَاِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙo كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۙo یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ o اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۚo وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۚo یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۔

(ترجمہ) اے انسان، کس چیز نے تجھے اپنے اُس رب کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال دیا۔ جس نے تجھے پیدا کیا، تجھے نک سک سے درست کیا، تجھے متناسب بنایا۔ اور جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ کر تیار کیا؟ ۔ ہر گز نہیں، بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم لوگ جزا و سزا کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ تم پر نگراں مقرر ہیں ۔ ایسے معزز کاتب۔ جو تمہارے ہر فعل کو جانتے ہیں۔ یقیناً نیک لوگ مزے میں ہوں گے۔ اور بے شک بدکار لوگ جہنم میں جائیں گے۔ جزا کے دن وہ اس میں داخل ہوں گے۔ وآخِرُالدَّعوَانا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ اگر آپ Agree کریں تو چونکہ بہت سے آنریبل ممبرز کے، پرائیویٹ ممبرز کے بلز، تو یہ ہم پہلے لے لیں، تو اس کے بعد پھر ہم کوئسچن لے لیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ایجنڈے کے مطابق ہی چلیں، جو چیز پہلے ہے وہ پہلے کرلیں، جو بعد میں ہے وہ بعد میں کرلیں۔ کوئسچنز پھر رہ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئسچن لیں گے ہم، ہم پھر کوئسچنز آور سے ہی سٹارٹ لیں گے۔ جی اکرم خان درانی صاحب، جی آپ درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر، آپ کا بہت بہت شکریہ، مجھے احساس ہے، سوالات بھی ہیں، کافی دیر بھی ہوئی، میں زیادہ وقت نہیں لوں گا، صرف حکومت سے آپ کے ذریعے ایک وضاحت مانگوں گا اور اگر میرے لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں اور باقی حکومت کے بھی ہیں، میرا فرسٹ جو کوئسچن ہے کہ آیا ہائی کورٹ سے یا سپریم کورٹ سے بھی جو فیصلے ہو جائیں، صوبائی حکومت کا کوئی شخص اس سے بھی بالاتر ہے؟ نمبر ون، یہ مجھے پھر جواب دیں گے کہ واقعی اگر کوئی ایسے شخص یا شخصیت اس صوبے میں جو وہ نہ ہائی کورٹ کو مانتا ہے اور نہ ہی سپریم کورٹ کو مانتا ہے، یہ بھی انعام اللہ خان کنٹرولر ہے، بنوں بورڈ میں سات سال سے کنٹرولر ہے، اس کے خلاف سینیئر ملازم عبدالحنان ہائی کورٹ میں گیا کہ مجھے سنیارٹی کا حق ہے، مجھے نہیں دیا جارہا ہے اور ہائی کورٹ نے اس کے حق میں فیصلہ کیا کہ فوری طور پر اس کی پروموشن بھی کرلیں اور جو آدمی آپ لوگوں نے Deputation پہ لایا ہے اس کو فارغ کریں، پھر سپریم کورٹ میں مسئلہ چلا گیا اور سپریم کورٹ نے بھی فیصلہ کیا کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ درست ہے، فوری طور پر اس کنٹرولر کو ہٹایا جائے اور جو بھی پروموشنز ہیں وہ کی جائیں۔ ابھی تھوڑی سی میں اس پہ وضاحت کروں گا کہ یہ کونسا شخص ہے جو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ سے بالاتر ہے اور کس کا چہیتا ہے جو سپریم کورٹ بھی اس کو نہیں ہٹا سکتی، جو ہائی کورٹ بھی نہیں ہٹا سکتی، وہ ہے شہاب علی شاہ کا چہیتا۔ میرے پاس جناب سپیکر صاحب، سپریم کورٹ کا Decision بھی ہے، آپ کو دوں گا، لاء منسٹر کو بھی دے دوں گا، یا جو بھی مجھے جواب دے دیں اور ہائی کورٹ کا بھی Decision ہے، اس کے باوجود ابھی تک وہ آدمی بیٹھا ہے، بیٹھا کیوں ہے؟ یہ آدمی اس کا سائیڈ پارٹنر ہے، سارا بزنس اس کا اور اس کا ایک ہے، ابھی ایک دو سو کنال زمین بھی

بنوں میں اکٹھی لی ہے، مغل خیل میں، دبئ میں انعام کا بھائی خلیل، میں وہ ٹکٹ بھی آپ کو بتا دوں گا جس جہاز میں دونوں گئے ہیں، جس ہوٹل میں دونوں رہے ہیں، وہ بھی ان شاءاللہ مہیا کروں گا، وہاں پر بھی ایک ٹرانسپورٹ اور دوسری کمپنیاں ان کی اکٹھی ہیں اور بھی میرے پاس بہت سے ثبوت ہیں، یہ میں آپ کو صرف اس لئے بتا رہا ہوں کہ یہ طاقتور کیوں ہے؟ کون ہے؟ یہ فیصلے میں آپ کو دے رہا ہوں۔ابھی جو ہائی کورٹ، تو اگر ایک حکومت میں ہائی کورٹ کے فیصلے کا بھی لحاظ نہ ہو، سپریم کورٹ کے فیصلے کا بھی لحاظ نہ ہو، تو سپیکر صاحب، پھر مجھ جیسا، یا یہاں پر ہمارے خوشدل خان صاحب نے کل سپریم کورٹ سے کچھ فیصلہ لایا ہے، اس پہ کس طرح پھر یہ لوگ عمل کریں گے؟ میری گزارش یہ ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے پہ اور سپریم کورٹ کے فیصلے پر فوری طور پر عمل کیا جائے اور جس طریقے سے وہ غیر قانونی طور پر ابھی تک بیٹھا ہے، بورڈ سے جتنی تنخواہ لی ہے اور جس ذمہ دار شخص نے بھی یہ Violation کی ہے، اس کو قانون کے مطابق سزا دینی چاہیئے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Who will respond? Minister for Law. Please respond.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سر، درانی صاحب نے جس طرح کہا ہے، اگر اسی طرح ہے کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ بھی ہے اور سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی ہے تو میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ ہمیں دے دیں، ہم اس کو چیک کر لیتے ہیں اور اگر اسی طرح ہے تو سر، ہم میں سے کوئی بھی یہاں بیٹھا ہوا آدمی جو ہے، وہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف نہیں جا سکتا۔ ہم سب قانون کے نیچے ہیں اور ان کے فیصلوں پہ ہم من و عن عمل کریں گے۔ میں تو سر، اس وقت ان کو یہی کہہ سکتا ہوں کہ اس کو ہم چیک کر لیں گے جی، اور اس کے مطابق جو بھی ہو گا جی، یہ گورنمنٹ قانون کے مطابق فیصلہ کرے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، درانی صاحب؟

قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے جی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچنز آور، ٹائم پہلے ہی بہت زیادہ گزر گیا ہے، کوشش کریں جس کا کوئسچن ہے، وہی بات کرلے اور آج ہم بڑھتے جائیں کیونکہ ایجنڈا بہت زیادہ، آج سارا ہی آپ کا ہے۔ کوئسچن نمبر 11344، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 11344 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں موجود رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ رکشوں اور ٹیکسی گاڑیوں کی ضلع وار تعداد کیا ہے؛

(ب) حکومت غیر رجسٹرڈ رکشوں اور ٹیکسی گاڑیوں کے خلاف قانونی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو گزشتہ دو سالوں کے دوران صوبہ بھر میں ضلع وار کتنے غیر رجسٹرڈ رکشوں اور ٹیکسی گاڑیوں کے خلاف قانونی کارروائی ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران غیر رجسٹرڈ رکشوں اور ٹیکسی گاڑیوں سے جرمانوں کی مد میں کتنے رقوم وصول کی گئی ہیں، اس کی ضلع وار مالیت بتائی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر محاصل و آبکاری): (الف) اس وقت صوبہ بھر میں موجود رجسٹرڈ رکشوں کی تعداد 81145 ہے جبکہ ٹیکسی گاڑیوں کی تعداد 2896 ہے، رکشوں اور ٹیکسی موٹر گاڑیوں کی ضلع وار تعداد لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ علاوہ ازیں محکمہ آبکاری و محاصل کے پاس غیر رجسٹرڈ موٹر گاڑیوں کا ڈیٹا دستیاب نہیں ہے۔

(ب) محکمہ آبکاری و محاصل خود اور دوسرے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اشتراک سے وقتاً فوقتاً کارروائی کرتا رہا ہے۔

(ج) محکمہ ٹرانسپورٹ نے صوبہ کے بعض اضلاع بشمول پشاور میں رکشوں اور ٹیکسی گاڑیوں کی رجسٹریشن پر پابندی عائد کر رکھی ہے، مزید برآں غیر رجسٹرڈ رکشوں اور ٹیکسی گاڑیوں کے جرمانوں کی تفصیل محکمہ ٹرانسپورٹ فراہم کر سکتی ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے جو سوال پوچھا ہے، اس میں رکشوں کی موجودہ رجسٹریشن اور ٹیکسی موٹر گاڑیوں کی رجسٹریشن کے بارے میں ہے۔ یہاں پہ اس محکمے کا جو جواب آیا ہے،

آپ خود اس جواب کو دیکھیں سپیکر صاحب، آپ جواب کو دیکھیں کہ اس میں لکھا ہے، اس میں جواب کے (الف) حصے میں تو انہوں نے مجھے کہا ہے کہ ہم نے کتنے جرمانے جو ہے وہ ان کی تعداد تو مجھے ٹھیک بتائی گئی ہے لیکن جواب کے حصہ (ب) میں پھر انہوں نے کہا ہے کہ ان کے جرمانوں کی جو ادائیگیاں ہیں، اس کے بارے میں آپ محکمہ ٹرانسپورٹ سے معلومات حاصل کریں۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا دو محکموں کے اندر، دو محکمے جو ہیں At a time ان مسائل کو Deal کر رہے ہیں کہ ایک کے پاس ان کی رجسٹریشن ہو رہی ہے اور دوسرے ٹرانسپورٹ کے محکمے سے ہم جرمانے کی معلومات کا پتہ کریں گے، یہ تو مجھے اس کی سمجھ نہیں آئی۔

Mr. Speaker: Ji. Minister for Excise & Taxation, honourable Khaleeq ur Rehman Sahib.

جناب خلیق الرحمان (مشیر محاصل و آبکاری): جناب سپیکر، جو میڈم کا سوال ہے، انہوں نے پوچھا تھا کہ رجسٹرڈ رکشے اور ٹیکسیز کتنی ہیں؟ اس کا ہم نے کلیئر جواب دیا ہے کہ 81145 رجسٹرڈ رکشے ہیں اور 2896 اس میں ٹیکسیز کی تعداد ہے۔ جو پرمٹس کی بات ہے، اس کا تعلق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے نہیں ہے، وہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کا کو ئسچن ہے تو اگر یہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ سے کو ئسچن کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، یہی تو میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا، آپ خود اس کو دیکھیں ناں، اس جواب کو، اس میں انہوں نے خود اوپر تسلیم کیا ہے کہ آٹھ ہزار گیارہ یہ جو Something جو Figures دیئے گئے ہیں، یہ ہمارے پاس رجسٹرڈ رکشوں کی اور گاڑیوں کی تعداد ہے لیکن نیچے یہ خود پھر کہہ رہے ہیں کہ جو غیر رجسٹرڈ رکشے اور ٹیکسیاں ہیں، ان کے جرمانوں کی تفصیل وہ محکمہ ٹرانسپورٹ سے پتہ کریں۔ پھر یا تو آپ یہ دونوں چیزیں ایک ہی محکمے کے حوالے کریں، پھر ٹرانسپورٹ کو یہ ذمہ داری دیں کہ یہ جو تعداد ہے اور رکشوں اور ٹیکسیوں کی جو رجسٹریشن ہے، یہ بھی پھر محکمہ ٹرانسپورٹ ہی کے اندر ہو لیکن ایک محکمے میں آپ اس کی رجسٹریشن کرا رہے ہیں اور پھر اس کے جرمانوں، انہی چیزوں کے اوپر جو جرمانے لگ رہے ہیں یا جو غیر رجسٹرڈ ہیں، اس کی معلومات پھر آپ ٹرانسپورٹ سے کریں گے تو یہ تو، اس میں نہ تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: خلیق صاحب، یہ Unregistered جو یہ وہیکلز ہوتے ہیں، ان پہ جرمانے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے؟ان کی کوئی ٹیم چیک کرتی ہے ان کو۔۔۔۔۔

مشیر محاصل و آبکاری: سر، ایسا ہے کہ جو رجسٹریشن کے حوالے سے یہ بات کر رہی ہیں، اس میں دیکھیں روٹ پرمٹ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مائیک نزدیک کریں ناں، پلیز۔

مشیر محاصل و آبکاری: روٹ پرمٹ کی بات ہے، اس میں ایک روٹ پرمٹ ہوتا ہے اور اس کے علاوہ Fitness certificate ہوتی ہے، وہ جب ہمیں Provide ہو جاتے ہیں، ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کو تو وہ اس کی رجسٹریشن کرتا ہے، وہ جو رجسٹریشن ہے وہ مطلب ایک نارمل رجسٹریشن ہے، جو یہ بات کر رہی ہیں کہ مطلب پرمٹ کے بغیر اگر وہ ٹیکسی یا رکشے ہیں، وہ جو ہے وہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میرا یہ کوئسچن تھا کہ جب انہیں Un registered گاڑیوں کو کون، ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ Fine کرتا ہے، چیک کرتا ہے؟

مشیر محاصل و آبکاری: اس میں ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ بھی کرتا ہے، پولیس ڈیپارٹمنٹ بھی کرتا ہے اور ساتھ ساتھ ایکسائز والے جو ہیں، وہ صرف رجسٹریشن چیک کرتے ہیں، روٹ پرمٹس اور باقی جو کام ہیں، وہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اور پولیس کا کام ہے۔

جناب سپیکر: جی شاہ محمد وزیر صاحب، منسٹر ٹرانسپورٹ، شاہ محمد وزیر صاحب۔

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ سوال ابھی آیا ہے، روٹ پرمٹ ٹرانسپورٹ کی صوابدید ہے اور آپ نے ہم سے پوچھا کہ جی جرمانے کون کرتا ہے؟ جرمانے ٹریفک پولیس کرتی ہے، اگر بی بی یہ ہمارے ٹرانسپورٹ بھیج دیں یا اگر آپ یہ کوئسچن بھیج دیں تو ہم اس کا تفصیلی جواب دیں گے کیونکہ یہ اختیار اور صوابدید ٹرانسپورٹ کی ہے، جرمانوں کا جو اختیار ہے، وہ ٹریفک پولیس کا ہے کیونکہ ٹرانسپورٹ کی اپنی پولیس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: مطلب آپ ٹریفک پولیس سے پھر یہ ڈیٹیل لیں گے، پورے صوبے کی؟

وزیر ٹرانسپورٹ: نہیں، ہم ٹرانسپورٹ یہ دیں گے کیونکہ ٹریفک پولیس اور ٹرانسپورٹ کا آپس میں رابطہ ہوتا ہے ہمیشہ، لیکن ہماری ذمہ داری ہے، ٹرانسپورٹ کا اور ہمارا جو کام ہے وہ ٹریفک پولیس کرتی ہے، ہماری اپنی پولیس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ابھی میرے خیال میں بات واضح ہو گئی ہے آپ پہ کہ یہ ان کا کام تھا، وہ جواب خلیق صاحب کا درست ہے اور اگلا پورشن جو ہے، ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ سے Related ہے That is another department تو آپ اس کے جرمانوں کے لئے کوسچن Put کریں، یہ آپ کو جواب دے دیں گے۔

محترمہ حمیرا خاتون: میں یہی بات کر رہی ہوں جناب سپیکر، کہ اس میں بہت سارے ڈیپارٹمنٹس Involve ہیں، حالانکہ یہ ایک بہت پیچیدہ سا مسئلہ ہوتا ہے، اگر اس کو ایک ہی ڈیپارٹمنٹ میں کر لیا جائے، اس کے لئے جو بھی یہ لوگ Mechanism بناتے ہیں، یہ ایک بڑی عجیب سی بات ہے کہ ایک جگہ پہ رجسٹریشن ہو رہی ہے، دوسری جگہ پہ جرمانے پوچھے جا رہے ہیں، پھر ٹرانسپورٹ والے ٹریفک والوں سے جرمانے پتہ کریں گے، تو اگر یہ ایک ہی پول میں سب کچھ جمع ہو، تو ہمارے ہاں یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے، غیر رجسٹرڈ رکشوں کا، ہمارے ہاں جو بے ہنگم ٹریفک ہے، یہ سارے مسائل جو ہیں اس کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، اگر اس کو یہ ایک پول میں جمع کر کے ایک ڈیپارٹمنٹ کے Under کریں تو میرے خیال میں یہ خود گورنمنٹ کے لئے بھی آسانی ہو جائے گی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کا کوسچن، جو جواب تھا ڈیپارٹمنٹ کا آگیا ہے اور۔۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: لیکن میری تجویز یہ ہے کہ ایک ہی ڈیپارٹمنٹ کے Under۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی تجویز تو لوگوں نے سن لی ہے۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: سر، ہال میں موبائیل استعمال کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: Mobile is not allowed in the Assembly جس کے پاس بھی نظر آئے مجھے بتائیں، وہ میں ادھر Cease کرونگا، کس کے پاس ہے؟ پختون یار صاحب، اپنا موبائیل بھیجیں ادھر، اپنا یہ لے لیں پختون یار صاحب سے موبائیل۔ حمیرا خاتون صاحبہ، اب میں آگے چلوں۔

محترمہ حمیرا خاتون: میں جناب سپیکر صاحب، صرف میری ایک ریکویسٹ ہے کہ اگر اس کو ایک پول میں جمع کر لیا جائے اور یہ میری ایک Suggestion ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، ان کی تجویز ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: اس لئے کہ بہت زیادہ ہم جو ہر وقت اس میں لگے رہتے ہیں کہ رش ہے اور ٹریفک ہے، غیر رجسٹرڈ گاڑیاں ہیں، اس میں بہت ساری چیزیں ہیں۔ دیکھیں، یہ جو منسٹر ٹرانسپورٹ صاحب نے بڑی اہم بات کی ہے، لائق صاحب نے کہ ہم ان کو سرٹیفکیٹ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اصل میں ہر ڈیپارٹمنٹ کا اپنا اپنا کام ہے ناں، تو بس میرے خیال میں جواب، آپ کی Suggestion بھی آگئی ہے، گورنمنٹ نے نوٹ کر لی ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: ہاں، تجویز پہ غور کر لیں۔

Mr. Speaker: Thank you, your suggestion was noted. Nighat Orakzai Sahiba, Question No. 11365. Answer is taken as read, supplementary, please.

(It should be noted that Nighat Ma'am started discussion on question 11366 instead 11365, so it will continue as the same)

* 11366 _ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں سال 2015 سے تاحال بھرتیاں عمل میں لائی گئی ہیں؛

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو کتنی بھرتیاں کی گئی ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کے شناختی کارڈ، ڈومیسائل اور پوسٹ وغیرہ کی تفصیل سمیت، ان میں کتنی خواتین اور معذور افراد کو بھرتی کیا گیا، کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) سال 2015 میں مختلف عہدوں پر بھرتی ہونے والے افراد کی تفصیل بمعہ شناختی کارڈ، ڈومیسائل اور پوسٹ وائز تفصیل ضمیمہ (الف) میں ہے جبکہ بھرتی کردہ خواتین اور معذور افراد کا خلاصہ ضمیمہ (ب) اور (ج) میں موجود ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جی، سپلیمنٹری پر ہی آرہی ہوں سپیکر صاحب، چونکہ آج منسٹر صاحب نہیں ہیں تو مجھے نہیں پتہ کہ ان کی جگہ کون جواب دے گا؟ جی۔

جناب سپیکر: کوئی دے دیگا، آپ کریں سوال۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں نے پوچھا تھا نوکریوں کے بارے میں اور نوکریوں کے بارے میں انہوں نے مجھے جوابات تو دیئے ہیں، لیکن جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ پانچ سو پچاس انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے لوگ بھرتی کئے ہیں اور اس بھرتی میں جو ہے، تو وہ جو میرے حساب سے ہے، دو پرسنٹ Disable کے کوٹہ کے لحاظ سے وہ بنتی ہیں دس سیٹیں اور جو وویمن کے کوٹہ کے لحاظ سے بنتی ہیں وہ بنتی ہیں تقریباً کوئی بارہ سیٹیں، Disable کے لحاظ سے دس سیٹیں بنتی ہیں، تیس سیٹیں بنتی ہیں ان کی وویمن کے لحاظ سے، بلکہ اس سے زیادہ بنتی ہیں اور نائب قاصد انہوں نے دو لئے ہیں جناب سپیکر صاحب، جب آپ بات کرتے ہیں Equal opportunity, equal empowerment Equal opportunities کی جب آپ بات کرتے ہیں تو اس میں آدھی خواتین کو ہونا چاہیئے تھا اور جو Disable ہیں، اس کے مطابق کم از کم بارہ انہوں نے کہا ہے لیکن نہیں دو انہوں نے لئے ہیں اور دس سیٹیں باقی جو ہیں، تو انہوں نے اپنے کوٹہ پہ عمل درآمد نہیں کیا، جب ہم Equal opportunity کی بات کرتے ہیں تو اس پہ بھی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Who will respond?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، پہلے میری بات سن لیں ناں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جب سر، ہم لوگ Empowerment کے لئے، خواتین کے لئے کوئی بات کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ جی اس طرح تو خواتین بہت زیادہ ہو جائیں گی، ہم نے آپ کی بات مان لی کہ Equal opportunity کے لحاظ سے بات کی جائے۔ جناب سپیکر صاحب، اس وقت ایم اے پاس، بی اے پاس، کتنے ہی مطلب پی ایچ ڈی لوگ جو ہیں وہ پھر رہے ہیں نوکریوں کے لئے، خواتین بھی اور Disable بھی اور مرد بھی، لیکن جناب سپیکر صاحب، یہاں پر کوٹہ پہ عمل نہیں ہو رہا تو Equal opportunity آپ کیسے دے سکتے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، اب اس میں جو انہوں نے لئے ہیں، وہ ہیں

کلرک، جونئیر کلرک ہیں، کمپیوٹر اسسٹنٹس ہیں، ٹائپسٹ ہیں، سٹینو گرافرز ہیں، سٹیٹسٹکل آفیسرز ہیں، رینجرز آفیسر ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہے نگہت بی بی، یہ تو Taken as read ہے ناں، یہ Response لینے دیں Time is short.جی منسٹر صاحب، Respond, please۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مجھے یہ بتایا جائے کہ اس میں خواتین کو کتنا، انہوں نے بہت کم لی ہیں اور انہوں نے Disable کوٹہ پر بھی عمل نہیں کیا ہے، میں Disable کوٹہ کی بات کر رہی ہوں اور جو ویمن کا دس پرسنٹ کوٹہ ہے، میں اس کی بات کر رہی ہوں کہ انہوں نے اس کو Fulfill کیوں نہیں کیا۔

جناب سپیکر: آپ ہی کی بات کر رہے ہیں ناں۔

Ji, Minister Sahib, respond please, law Minister.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): میڈم نے بڑی اچھی بات کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے سر، اصل میں یہ جو ہوتا ہے Employment exchange کے ذریعے، یہ وہاں سے لسٹ آتی ہے اور اس کے ذریعے وہاں پہ ہوتی ہے۔ ایک تو سر، مجھے ڈیپارٹمنٹ نے یہ جو بتایا ہے کہ خواتین کی طرف سے اتنا، یعنی اتنے زیادہ لوگوں نے اپنے آپ کو رجسٹرڈ نہیں کرایا ہوا تھا Employment exchange کے دفتر میں اور اسی طرح یہ جو Disable ہیں سر، ان کی بھی اتنی زیادہ Applications نہیں آئی ہوئی تھیں تو اس وجہ سے یہ کم ہیں۔ سر، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ Reply ہے جی۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، آئیں میں آپ کو لے کر جاتی ہوں کہ کتنی خواتین ماری ماری پھر رہی ہیں، کتنے Disable جو ہیں Disable جو ہیں تو وہ پریس کلب کے سامنے احتجاج کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، ارمڑ صاحب جو کہ اس کے منسٹر ہیں، اس محکمے کے، جناب سپیکر صاحب، آپ کو انہوں نے کہا تھا کہ میں آپ کو ایک تفصیل دونگا، جو میرا اس پہ (سوال) تھا Environment پہ تھا جناب سپیکر صاحب، وہ ابھی تک مجھے تفصیل نہیں ملی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے، یہ سارا سر، گڑبڑ ہو رہا ہے، جب کوٹہ پہ عمل نہیں ہوتا تو Equal opportunity کی ہم بات کیسے کر سکتے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، میں چاہونگی کہ وہ تمام درخواستیں، وہ تمام رجسٹریشنز جو ہیں، اس میں میں

نے تفصیل نہیں مانگی ہے لیکن میں آپ کو لا کر بتاؤنگی کہ ڈیپارٹمنٹ اس میں کتنا بڑا جھوٹ بول رہا ہے، میں اس کو پریس نہیں کرونگی لیکن میں ضرور آپ کو لاکر بتاؤنگی کہ اس محکمے میں کتنی عورتوں نے اور کتنے Disable نے اپنے آپ کو رجسٹرڈ کروایا ہے؟ یا تو یہ ایسے اخبارات میں دیتے ہیں کہ جو اخبارات لوگ پڑھتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، کوئسچن نمبر 11365 ، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

* 11365 _ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع کرم (سابقہ فاٹا) محکمہ ماحولیات کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(2) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(3) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات) جواب (وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔۔

(ب)(1) مبلغ 61.200 ملین روپے برائے مالی سال 2020-21 مختص کئے گئے ہیں۔

(2) مبلغ 36.00 ملین روپے ریلیز ہو چکے ہیں۔

(3) مبلغ 2.735 ملین روپے اکتوبر 2020 تک خرچ کئے جا چکے ہیں۔

تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ۔:

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ پھر جناب سپیکر صاحب، انہی کے محکمے کا سوال ہے اور اس میں جناب سپیکر صاحب، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کل کتنا فنڈ ریلیز ہوا؟ بہر حال انہوں نے سارا کچھ بتا دیا مجھے اور مجھے یہ بھی دے دیا۔ سر، میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے اکتوبر میں 2.735 ملین، مطلب تین ملین کے قریب آپ دیکھ لیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے خرچ

کئے ہیں جبکہ 36 ملین ریلیز ہو چکے ہیں اور 61 ملین جو ہے تو وہ ان کو مختص کئے جا چکے ہیں اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ اکتوبر میں ہم نے اس کو خرچ کیا تھا، Lastاکتوبر میں اور سر، 2020 اور 2021 میں تو ابھی تک ایک پیسہ خرچ نہیں ہوا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو 36 ملین ریلیز ہوئی ہے اور اس میں سے تین ملین نکال دیں تو 33 ملین کس کے بینک کے اکاؤنٹ میں، کونسے ڈیپارٹمنٹ کے اکاؤنٹ میں سو رہے ہیں کہ وہ ابھی تک 2020 میں بھی نہیں خرچ ہو چکے، یہ کرم کا سوال ہے، یہ قبائلی علاقوں کا سوال ہے جناب سپیکر صاحب، اس میں ہمیشہ میرے بار بار سوال قبائلی علاقوں پہ ہی آتے ہیں، تو جناب سپیکر، مجھے بتائیں کہ 36 میں سے تین Minus کریں تو 33 ملین جو ہے، وہ ابھی تک دو سالوں میں خرچ کیوں نہیں ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، فضل شکور صاحب۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر، یہ ابھی مجھے ڈپارٹمنٹ نے Updated figures دیئے ہیں۔ سر، اس میں اکیاسٹھ کے اکیاسٹھ ملین Point something جو ہے، یہ ریلیز ہو گئے ہیں سر، اور اس میں خرچ جو ہے سر، Almost fifty six million اس میں خرچ ہو چکے ہیں، یہ ابھی مجھے Latest انہوں نے ابھی۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میرے پاس تو یہ فگرز نہیں ہیں ناں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی بات ختم ہونے دیں ناں، پھر آپ بات کر لیں ناں، جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، جب یہ کوسچن آیا تھا تو اس وقت تک سر یہی پوزیشن تھی، ابھی جب میں آ رہا تھا یہاں پہ تو ان کو میں نے کہا ہے Latest کیا پوزیشن ہے؟

جناب سپیکر: ٹھہر جائیں ناں ان کو بات کرنے دیں، پھر آپ کو میں مائیک دے دیتا ہوں ناں، ان کی بات تو سن لیں۔

وزیر قانون: سر، جب میں آ رہا تھا تو ان کو میں نے کہا کہ Latest کیونکہ مجھے اندازہ تھا کہ اس میں Maybe میڈم کا ضمنی سوال یہی بنے گا، تو ان کو میں نے کہا کہ Latest آپ Situation دیں، تو میں نے آپ کو Update دے دی ہے، باقی میڈم کی مرضی کہ وہ جس طرح چاہیں۔

جناب سپیکر: یعنی اکیاسٹھ ملین ریلیز ہو چکے ہیں۔

وزیر قانون: اور Fifty six million, almost fifty six million اس میں خرچ بھی ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کی ڈیٹیل آپ میڈم کو دے دیں۔جی نگہت بی بی۔

وزیر قانون: اگر میڈم کہیں تو جی بالکل دے دیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Sorry جناب سپیکر صاحب،اس دفعہ تو نہ میں، آپ ہمیشہ یہی بات کرتے ہو اور ہم آپ کی کرسی کا احترام کرتے ہوئے آپ کی بات مان لیتے ہیں۔ارمڑ صاحب نے جب پہلے مجھے نہیں دیا سر، میں ایک چھوٹی سی بات کہونگی کہ لاء منسٹر کی میں بہت زیادہ عزت کرتی ہوں،ان کے لئے میرے دل میں بہت زیادہ احترام ہے، یہ میرے بچوں کی طرح ہیں لیکن آتے ہوئے جب ان کو یہ سوال ملا، جواب ملا ہے تو ان کو Receive ہی نہیں کرنا چاہیئے تھا کیونکہ میرے پاس جو فگرز ہیں، وہ آپ دیکھ لیں کہ میں نے آپ کو جو فگرز پڑھ کر سنائے ہیں تو سر، اس کو کمیٹی کے حوالے کریں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: So then منسٹر صاحب، میں کیا کروں؟

وزیر قانون: سر، Answer میرے پاس بھی جو میڈم کے پاس تھا، یہی تھا لیکن میں نے جب ان کو کہا کہ آپ اپنی Update بتادیں اور ابھی جی میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Answer پہلے آیا ہوگا اور ابھی Latest figure انہوں نے آپ کو دے دیا ہے، ظاہر ہے وہ Authenticated figures لے لیے ہیں اور کیا پتہ پرسوں ریلیز ہوئے ہوں فنڈز، تو جیسے جیسے آتے ہیں ویسے ویسے ریلیز ہوتے ہیں ناں، جب وہ آپ کو ایشورنس دے رہے ہیں کہ یہ فنڈز ریلیز ہوگئے ہیں تو پھر میرے خیال میں آپ کو بات مان لینی چاہیئے اور پھر اس کو آپ Re check کرلیں، چیک کرکے پھر دوبارہ آپ فلور پہ آسکتی ہیں، ایشو تو کوئی نہیں ہے، ایشو کوئی نہیں ہے، یہ فنڈز Re appropriate بھی ہوتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، ایک ہی بات کرتی ہوں اور پھر میں Windup کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ فنڈز Re appropriate بھی ہوتے ہیں، ادھر سے ادھر بھی جاتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ارمڑ صاحب جناب سپیکر صاحب، اسی لئے آج اسمبلی میں نہیں آئے کہ ان کو پتہ تھا کہ آج ان کی پھر کچھائی ہوگی ان سوالات پہ، تو جناب سپیکر صاحب، انہوں نے ایک شریف آدمی کو، ایک محترم آدمی کو، جس کو ابھی ابھی محکمہ ملا ہے اور جس کی ہم عزت کرتے ہیں، تو اس لئے انہوں نے ان کو کھڑا کر دیا کہ بھائی آپ اس کا جواب دے دیں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Conclude کریں، دیکھیں ٹائم پونے پانچ ہو رہے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں Conclude کر رہی ہوں جناب سپیکر صاحب، اس کو Defer کریں جب تک کہ ارمڑ آ کر مجھے جواب نہ دیں۔ سر، میں اس چیز کو نہیں مانتی ہوں۔

جناب سپیکر: اتنا ٹائم لگا کہ اب اس کو آپ Defer کروا رہی ہیں مجھ سے، جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، یہ کمیٹی میں چلا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر میڈم چاہتی ہیں۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں بھیج دیں اس کو؟

وزیر قانون: ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 11365 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Question No. 11365 is referred to the concerned Committee.

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب، کوسچن نمبر 11458۔

* 11458 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ شراب کے پرمٹ/لائسنس کا اجراء کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے سال 2014 سے 2020 تک جن ہوٹلوں، اداروں اور شخصیات کو شراب کے پرمٹ/لائسنس کا اجراء کیا ہے، ان کے نام کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان(مشیر محاصل وآبکاری): (الف) محکمہ نے مورخہ 22 مئی 2003 سے پہلے قانون کے مطابق شراب کے دو پرمٹ/لائسنس جاری کئے تھے، جس میں ایک لائسنس گرین ہوٹل پشاور اور دوسرا اپرل کانٹی نینٹل ہوٹل پشاور کو جاری کیا گیا تھا، مورخہ 22 مئی 2003 کو صوبائی کیبنٹ خیبر پختونخوا کے فیصلے کے مطابق ان دونوں پرمٹس/لائسنس کو منسوخ کر دیا گیا تھا، جس کے بعد محکمہ نے کوئی پرمٹ، لائسنس کا اجراء نہیں کیا؛

(ب) جیسا کہ اوپر وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے، حکومت کی اسی پابندی کے بعد کوئی پرمٹ/لائسنس جاری نہیں کیا گیا ہے۔

نوٹ: شراب کے لائسنس منسوخی کا صوبائی کیبنٹ کا فیصلہ اور لائسنس کی منسوخی آرڈر تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر Reply میرے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا بڑا نازک سوال ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: Reply نہیں ہے سر۔

جناب سپیکر: میں نے کہا بڑا نازک سوال ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: Reply نہیں ہے سر، ابھی تک مجھے اس کی Reply نہیں ملا۔

جناب سپیکر: ہو گیا ہے Reply تو ہے میرے پاس۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میرے پاس نہیں ہے، میں نے سیکرٹری صاحب سے بھی کہا، ان سے بھی کہا۔

جناب سپیکر: 11458 کا جواب ہے ہمارے پاس۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میرے پاس ایک کوسچن کا Reply ہے جو 11453 ہے لیکن اس کا نہیں ہے، میں نے ابھی، مطلب ہے سیکرٹری صاحب سے بھی کہہ دیا، اس کی بھی کہ مجھے کاپی دیں تاکہ میں دیکھ لوں اگر،

جناب سپیکر: دیں ناجی کاپی، یہ کہتے ہیں کہ آپ کے سٹاف کا ہے کوئی نوید صاحب، انکو دیا ہے ہم نے، انہوں نے Receive کیا ہوا ہے آپکا Answer،

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ اس نے مجھے نگہت کا دے دیا۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 11458

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ دوسرا کوئسچن لے لیتے ہیں دوسرا، اس کے بعد اگر مجھے دے دیں تو پھر میں اس کا جواب دیکھ لونگا۔ یہ تو انہوں نے مجھے اس کا دے دیا۔

جناب سپیکر: چلیں دوسرا کوئسچن لے لیتے ہیں کوئسچن نمبر 11453 جناب خوشدل خان صاحب، ان کو ان کے پہلے والے کوئسچن کی کاپی دے دیں۔

* 11453 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے محکمہ میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران بھرتی شدہ افراد کے نام، شناختی کارڈ، عہدہ، ڈومیسائل، اخباری اشتہارات، میرٹ لسٹ، انٹرویو کا طریقہ کار اور ان کے نمبرز کی ضلع وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات) جواب (وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے؛

(ب) موجودہ حکومت کے عرصے حکومت میں محکمہ میں مختلف عہدوں پر بھرتی ہونے والے افراد کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: مسٹر سپیکر آپ کا بہت بہت شکریہ، یہ جو کوئسچن ہے ماحولیات کے بارے میں ہے اور اس میں یہ اگر درست ہے کہ موجودہ حکومت نے محکمہ میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی ہیں، یہ کہہ رہے ہیں کہ ہاں، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران بھرتی شدہ افراد کے نام، شناختی کارڈ، عہدہ، ڈومیسائل، اخباری اشتہارات، میرٹ لسٹ، انٹرویو کا طریقہ کار اور ان کے نمبرز کی ضلع وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟ اس میں سر، اگر آپ ملاحظہ فرمائیں، فرسٹ پیج پر دیکھ لیں،

اس میں اخبار کا نام لکھا ہے لیکن اس کے ساتھ Date نہیں ہے یہ کونسی Date میں ہے یہ اخبار، دوسری بات سر یہ ہے کہ آپ یہ دیکھیں Obtained marks میں 95.3 لیا ہے اور اس میں یہاں ایک کو اور تین کو، اب دو کو انہوں نے مطلب ہے کیا، دو کی کیا پوزیشن تھی، دوسری بات یہ ہے اب تین کا لکھا ہے لیکن بعض کا میرٹ نہیں دیا گیا ہے۔ اسی طرح اس میں Disable کا کوئی کوٹہ نہیں ہے Disable کی کوئی اپوائنمنٹ نہیں ہے؟ Deceased کا کوئی نہیں ہے۔ Supported Documents نہیں ہیں، ٹھیک ہے انہوں نے فگرز دیا ہے لیکن وہ بھی فگرز It could not be verified without the supported documents، تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی اگر مجھے، چھوٹا بھائی جواب دینا چاہتے ہیں تو اس سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ Identical ہمارا ہوا ہے تو انکو بھی کمیٹی کو ریفر کر دیں، ہم اس کو بھی ڈسکس کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی فضل شکور صاحب۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب خوشدل خان صاحب مطمئن نہیں ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر جاتا ہے سر۔

جناب سپیکر: کمیٹی کو بھیج دیں؟

وزیر قانون: جی سر بھیج دیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 11453 may be referred to the concern Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr Speaker; The ‘Ayes’ have it; the Question No. 11453 is referred to the concerned Committee.

جناب سپیکر: 11458 خوشدل خان صاحب

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یہ جو اس پر، بس میں کیا کہونگا؟ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے مطلب ہے، پرمٹ نہیں جاری کئے ہیں، لہذا میں پریس نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: پہلے تو یہ پرمٹ جاری ہوا کرتے تھے تو ابھی یہ کہتے ہیں کہ کیبنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے اور پرمٹ ہم نے منسوخ کر دیا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بس میں وہ نہیں کرتا تھینک یو۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 11584 سراج الدین صاحب

* 11584 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار، سکیل وائز تعداد کتنی ہے؛

(ج) محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات کنٹریکٹ ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور): (الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار سکیل وائز تفصیل درج ذیل ہے،

1 فاطمہ انور، اسسٹنٹ (بی پی ایس- 16) پشاور

2 تھامسن، سویپر (بی پی ایس 03) پشاور

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وائز تعداد درج ذیل ہے۔

1 اسسٹنٹ (بی پی ایس 16) پشاور- 01

2 سویپر (بی پی ایس 03) پشاور۔01

(ج) محکمہ اوقاف میں اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر کنٹریکٹ ملازمین تعینات نہیں کئے گئے ہیں۔

جناب سراج الدین: تھینک یو جناب سپیکر! میں نے صوبے بھر کے محکمہ اوقاف کے تحت اقلیتوں معذور اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی سطح اور تعداد پوچھی ہے، جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ اوقاف میں دو ملازمین تعینات ہیں۔ نمبر ایک جس کا نام ہے فاطمہ انور، اسسٹنٹ، بی پی ایس 16، نمبر دو تھا مسن، سوپیر، بی پی ایس 03، جبکہ میرا ضمنی سوال اس میں یہ ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ اوقاف میں اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل وائز، ضلع وار تعداد مانگی ہے، تو اس کے جواب میں بھی یہاں پر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order in the House, please.

جناب سراج الدین: میرا اس حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ اوقاف میں بھرتی کے عمل میں اقلیتوں، معذور اور خواتین کے لئے مختص کوٹے پر عمل درآمد کیا جارہا ہے یا واقعی گزشتہ پانچ سالوں میں اس محکمے میں بھرتی کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی، اس کی وضاحت کی جائے کیونکہ پورے پانچ سالوں میں محکمہ اوقاف میں ایک بھی معذور افراد کی تقرری نہیں ہوئی ہے۔

Mr. Speaker: Minister for Auqaf.

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور): جی جناب سپیکر، یہ جو کوسچن پوچھا گیا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ملک صاحبہ سپلیمنٹری کوسچن کرنا چاہتی ہیں۔

معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور: یہ جو سوال پوچھا گیا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، منسٹر صاحب، یہ سپلیمنٹری کوسچن جی۔

محترمہ شگفتہ ملک: جی تھینک یو، سپیکر صاحب۔ اس سوال میں جو آپ جواب لکھتے ہیں تو سر، اس میں پورے جو صوبے کی تفصیل مانگی تھی، انہوں نے صرف پشاور کے حوالے سے دو، ایک سوپیر، ایک اسسٹنٹ جو سکیل 16، تو کیا سر پورے صوبے میں ان کے پاس خواتین، اقلیت اور معذور جو ہے، یہ بہت زیادتی ہے سر، ہم بار بار اس پہ کوسچن کرتے ہیں، یہاں پہ بار بار ہم نے سوال کیا کہ جو Two percent تھا وہ بھی Implement نہیں ہو رہا اور ابھی انہوں نے خود سوال کے جواب میں آپ دیکھیں، تو یہ تو سر، بڑی زیادتی ہے ان لوگوں کے ساتھ۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی اوقاف ومذہبی امور: جی بالکل، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ایک اور سپلیمنٹری آگیا ہے، جو رنجیت سنگھ صاحب کا ہے۔

معاون خصوصی اوقاف ومذہبی امور: جی جی۔

جناب سپیکر: سردار رنجیت سنگھ صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ جناب سپیکر، ویسے تو میڈم نے کہا اقلیتوں کے حوالے سے، تو یہ بات ہم شروع سے کرتے رہے ہیں، اس میں بھی، میں یہ بھی ساتھ جاننا چاہونگا کہ ڈیپارٹمنٹ کے اندر آیا سوپیر سے ہٹ کر بھی کوئی اقلیتوں کی کوئی پوسٹ دی ہے یا نہیں؟ یہ آج سے پہلے بھی اس بات کو کہتے رہیں کہ Five percent quota اقلیتوں کے لئے مختص کیا گیا ہے، تو اس کے بارے میں بھی کوئی نہیں بتایا گیا کہ پورے صوبے میں آیا سوپیر کی پوسٹ سے ہٹ کر بھی کوئی لوگ ڈیپارٹمنٹ میں شامل ہیں یا نہیں ہیں؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر۔

معاون خصوصی اوقاف ومذہبی امور: جی سپیکر صاحب، معزز اراکین نے جو سوال پوچھے ہیں، جو جواب دیا گیا ہے وہ تو سراج الدین صاحب کو دیا گیا ہے، انہوں نے پڑھ لیا ہے۔ یہ جو کوئسچن، جو سپلیمنٹری میڈم نے پوچھا، پھر رنجیت۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ منسٹر صاحب، اکبر خان صاحب، اکبر ایوب صاحب، کوئی ان سے بات کرکے ان کو اٹھائیں یہاں سے، کچھ اس ایشو کو Resolve کریں، ان کی غیر مناسب لگتی ہے یہ بات، وہ بات کرنا چاہتا ہے، پھر آپ کرلیں۔ جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جی شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، صبح وزیر اعلیٰ صاحب سے ملاقات ہوئی تھی، میں تھا، شوکت یوسفزئی صاحب تھے، ہشام خان ادھر تھے، تو شوکت صاحب نے ان سے بات کی تھی کہ ہم ملاقات کرانا چاہتے ہیں، انہوں نے کہا مجھے کوئی اعتراض نہیں، تو شوکت صاحب آج لاہور چلے گئے ہیں، ان کا کوئی انٹرویو ہے ٹی وی پہ، تو میں نے انہیں کہا ہے کہ Monday کو ہم کوئی ٹائم Set کرلیتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب سے، انہوں نے کہا جی بیشک لے آؤ، کوئی مجھے

اعتراض نہیں ہے، جو بات ہو گی، بیٹھ کر ان کی سنیں گے۔ میں ان کو یہی بات کہہ رہا ہوں کہ یہاں کوئی ہم کھڑے ہو کر جھوٹ بولنے والی بات تو نہیں ہے ناں، پھر اب ہم نے ادھر ہی واپس آنا ہے، منہ لگتا ہے ایک دوسرے سے، تو ابھی میری ان سے ریکویسٹ ہے، نثار خان اور میرے جو بھائی بیٹھے ہیں، آپ کی ان شاءاللہ ہم دو تین دن میں ملاقات کرادیں گے سر، وزیر اعلیٰ صاحب سے ملاقات کرادیں گے، ان کے جو ایشوز ہیں، یہ Face to face وزیر اعلیٰ صاحب سے خود ڈسکس کر لیں۔

جناب سپیکر: جی بلاول صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو، آنریبل سپیکر صاحب۔ میری گزارش گورنمنٹ سے یہ ہے کہ جیسے کہ آپ نے Commitment کی ہے ان کے ساتھ، سی ایم صاحب سے ملوانے کی اور یہ پچیسویں امنڈمنٹ کے بعد جو ہمیں Rights دینے تھے، جو فنڈز انہوں نے دینے تھے، چاہے وہ Three percent این ایف سی ایوارڈ کا حصہ ہے، چاہے وہ اے ڈی پی کا فنڈ ہے، چاہے اے آئی پی کا فنڈ یا ایس ڈی جی کا فنڈ ہے، تو میری گزارش یہ ہو گی کہ ہم ان کے ساتھ جرگہ کر لیں گے، ان کو ہم راضی کر لیں گے لیکن گورنمنٹ کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں، آپ Kindly please Surety دیں، ان کو ہم کو نسا دن دیں تاکہ ہم سب چاہے وہ اپوزیشن ممبرز ہوں، چاہے گورنمنٹ کے ممبرز ہوں تاکہ ہم ان کو ساتھ لے جائیں سی ایم صاحب کے پاس، اور دوسری بات سپیکر صاحب، بڑی Important ہے، سپیکر صاحب، میں بار بار یہ اسمبلی فلور پہ کہہ رہا ہوں سپیکر صاحب، کہ میری گزارش یہ ہے گورنمنٹ سے، ایک سپیشل ٹاسک کمیٹی بنائی جائے کیونکہ فاٹا کے ممبرز اسی طرح اگر ذلیل وخوار ہونگے، یہاں پہ اسمبلی فلور پہ، یا اس ہاؤس میں، تو اس کا حل تو اس طریقے سے نہیں نکلے گا، سپیشل ٹاسک کمیٹی اگر ہو گی سپیکر صاحب، اور اس کو Merged districts جو ایکس فاٹا ہے Concerned جو Leading person ہو گا، یہ مسئلے حل کرتا رہے گا اور وہ بھلے گورنمنٹ سے ہو، لیکن یہ مہربانی ہو گی کہ ایک سپیشل ٹاسک کمیٹی بنائی جائے تاکہ یہ ہمارے مسئلے حل ہو جائیں۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: درانی صاحب بھی بات کرنا چاہتے تھے اس پہ، پھر اس کے بعد اکبر ایوب صاحب، آپ Respond کر دیں۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب نے ایک وزیر کی حیثیت سے یہاں پہ Commitment کی کہ جمعرات کو، میں آپ کو فائنل بات بتاؤنگا۔ مسئلہ یہاں پر یہ ہے کہ جو Commitment کرتا ہے وہ اس دن غائب ہو جاتا ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے، ابھی میں نے اکبر ایوب صاحب کو بلایا ادھر کہ آپ اس طرح کریں کہ شوکت یوسفزئی صاحب سے فون پہ ذرا بات کرلیں، باہر جائیں کہ آپ نے جمعرات کو Commitment کی تھی، اکبر ایوب صاحب ذرا شوکت یوسفزئی سے پوچھ لیں کہ ان لوگوں کو ابھی آپ کیا جواب دے رہے ہیں؟ تو یہ تو دس منٹ کے لئے کبھی ہم سے وقت لیا جاتا ہے، وزیر صاحب جاتا ہے، کامران صاحب کے دس منٹ کے بعد میں آؤنگا، پھر اجلاس ختم ہو جاتا ہے، واپس نہیں آتے (قہقہہ) اس طرح نہیں، آپ کو میں پیار سے بات کرتا ہوں، محبت سے، دس منٹ کے بعد پھر اجلاس ختم ہو جاتا ہے، واپس نہیں آتا ہے، تو مقصد یہ ہے کہ اکبر ایوب صاحب، آپ ذرا باہر چلے جائیں، دیکھو ناں یہ آپ کے بھائی ہیں، یہ آپ کے بھائی ہیں، زمین پر بیٹھے ہیں، ہزاروں لاکھوں لوگوں کے نمائندے بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: ہمارے لئے قابل عزت ہیں سارے۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: ان کے چاہنے والے ہیں اور خدارا کبھی اپنے وزیر اعلیٰ کو بھی کہہ دیں کہ اس اسمبلی کو ذرا ایک نظر سے تو دیکھو ناں، اس کو بھی آنا چاہیئے کہ ان ممبران کو وہ خود یہاں پر جواب دیتے کہ اٹھیں آپ میرے بھائی ہیں، آپ محترم ہیں، خواہ وہ آپ گورنمنٹ کے ہیں یا اپوزیشن کے ہیں لیکن میرے خیال میں تین سال میں تین بار آیا ہے اور وہ بھی میرے خیال میں وہ سمجھ رہا ہے کہ مجھ سے بڑی غلطی ہوئی ہے کہ میں آیا ہوں، اس پہ بھی شاید پشیمان ہے، تو آپ باہر جائیں جی، آپ میرے لئے محترم ہیں، ان کے لئے محترم ہیں، شوکت یوسفزئی صاحب کو ایک فون کریں کہ آپ لاہور جا رہے ہیں اور میرے بھائی جو ہیں وہ فرش پہ بیٹھے ہیں، خدارا آپ مجھے بتا دیں کہ اس پہ میں ان کو کیا کہوں؟

جناب سپیکر: میں ان کو باہر بھیجنے کا Risk نہیں لے سکتا، اس دن کامران صاحب کو بھیجا، وہ پھر واپس ہی نہیں آئے۔ جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): جناب سپیکر، میں درانی صاحب، سینئر ممبر ہیں، ہمارے اپوزیشن لیڈر رہیں، میں ان کے کہنے پر ایک دفعہ نہیں میں سو دفعہ باہر جاتا لیکن اگر صبح میرے سامنے شوکت صاحب کی بات وزیر اعلیٰ صاحب سے نہ ہوئی ہوتی جناب سپیکر، مجھے Personal اپنی ہی ایک میٹنگ کے لئے ٹائم چاہئے تھا، اس ہفتے میں He is so busy with budget جناب سپیکر، اور ان شاءاللہ ہاؤس میں بھی آئیں گے، آپ دیکھیں گے بجٹ سیشن میں بھی اور اس کے بعد بھی دیکھیں گے، اس وقت بجٹ کے ساتھ Busy ہیں، ان شاءاللہ مجھے پوری امید ہے، Monday ہو گیا، Tuesday ہو گیا، ان شاءاللہ Monday کو ان کی میٹنگ ان کے ساتھ لازمی کرادیں گے اور Face to face ان کی میٹنگ ہو گی اور Priority ہے ہمارے لئے جناب سپیکر، جس طرح یہ ہمارے بلاول آفریدی صاحب ہمارے Coalition partner ہیں، تو مطلب صرف ان کے پرابلمز نہیں ہیں، ہمارے اپنے Coalition partners کے، ہمارے اپنے پارٹی ممبرز کے بھی وہاں ایشوز ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان سب کی ایک جوائنٹ میٹنگ کروادیں۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: جوائنٹ کوشش کر کے ہم Joint meeting کرائیں گے، جس میں کوشش کی بات ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو ہمارے Merged districts کے لوگ ہیں، کسی بھی پارٹی سے ہیں۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: میٹنگ ضرور ہو گی، باقی درانی صاحب، درانی صاحب میرے بڑے ہیں، لیکن غصہ درانی صاحب کا آج دن تک ٹھنڈا نہیں ہوا، آج جو انہوں نے تقریر کی ہے تو میں تو درانی صاحب، مایوس ہوا ہوں، آپ سر، آپ کے قد وکاٹھ کے ساتھ اور Stature کے ساتھ، آپ سے ریکویسٹ یہ ہو گی کہ ذرا نام شام سے گریز کیا جائے تو مہربانی ہو گی، آپ Age میں بھی بڑے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب کہتے ہیں ذرا شفقت فرمایا کریں۔ جی کامران خان۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ہاں شفقت فرمائیں، آپ Age میں بھی بڑے ہیں اور آپ کا سارا ہاؤس ماشاءاللہ Respect کرتا ہے، درانی صاحب، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی کامران صاحب، کامران بنگش۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): سر، وہ از رائے مذاق بات ہوئی ہے، درانی صاحب نے بھی کی ہے، آپ نے کی ہے، ایک تو چھوٹی سی وضاحت یہ ہے کہ اس دن میں نے لیٹر بھیج دیا تھا کہ ان سے رابطہ نہیں ہو رہا لیکن سر، میرا ابھی اتنا Right بنتا ہے کہ میں یہ بات کروں کہ سر غیر جمہوری طریقوں سے ہمیں اسمبلی سے باہر نکالنے کی کوششیں ہو رہی ہیں، اس کو آپ بھی دیکھ لیں، پھر سر۔

جناب سپیکر: یہ درانی صاحب بڑے طریقے سے آپ کو اسمبلی سے آؤٹ کرنا چاہتے ہیں جی۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): میری اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے خصوصی گزارش ہے جناب سپیکر، ایک ہفتہ تقریباً ہو گیا بجٹ کو، تمام ایم پی ایز، منسٹرز، صرف گورنمنٹ والے نہیں، بجٹ میں اپوزیشن والوں کا بھی حصہ ہوتا ہے، تمام افسر شاہی ادھر پھنسی ہوئی ہے جناب سپیکر، میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ کل اس سیشن کو Prorogue کریں، ہمیں بجٹ کی تیاری کرنے دیں، بجٹ کے بعد پھر سے یہ بلا لیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم ہر وقت حاضر ہیں لیکن یہ چھ سات دن اگلے جناب سپیکر، بہت Important ہیں بجٹ کے لئے، تو میری درانی صاحب سے، میں نے بابک بھائی، پتہ نہیں ادھر نہیں ہے، ان کو آج میں نے سنا ہے، آج ان کا پارا ابھی چڑھا ہوا ہے تو انہوں نے بڑی مخالفت کی ہے، درانی صاحب نے تو میں نے سنا ہے شفقت کا ہاتھ رکھا ہے، تو میری ریکویسٹ ہو گی جناب سپیکر، کہ یہ Friday کو سیشن Prorogue کریں، یہ بجٹ کی ہم تیاری کریں، میرے ساتھی مجھے کہہ رہے ہیں کہ بھئی وہ اپوزیشن نے تو یہ ایک سازش کی ہوئی ہے کہ بھئی ان سب کو ادھر بٹھائے رکھو تاکہ بجٹ کے اوپر کوئی کام نہ کر سکے، تو میری ریکویسٹ ہو گی سر، اس کے اوپر آپ پھر سے، پھر سے اس کے اوپر نظر ثانی کریں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: درانی صاحب، اکبر ایوب صاحب نے جو بات کی ہے یہ والی، یہ واقعی۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، اکبر ایوب صاحب نے جو بات کی ہے، اس کو ہم دیکھیں گے، میں آپ کو بتا دوں کہ بجٹ کا تو پورے صوبے میں ایک آدمی ہے جو بناتا ہے، آپ کی ضرورت کیا ہے؟ (قہقہہ) ایک ہی آدمی ہے جو پورا صوبہ بھی چلاتا ہے، محمود خان کو بھی فارغ کر کے رکھا ہے اور پورے صوبے کے سیکرٹریوں کو بھی فارغ کر کے رکھا ہے، ابھی ایک آدمی ضروری ہے کہ وہ صوبہ بھی چلائیں، بجٹ بھی بنائیں اور منصوبہ بندی میں جس طرح اس نے بیڑا غرق کیا صوبے کا جناب سپیکر صاحب، یقین

جانیئے ہمیں احساس ہے، یقین جانیئے ہمیں احساس ہے، پھر آپ جیسی شخصیت، آپ کا ایک اپنا Role ہے، آپ کی کرسی کی ایک اپنی عزت ہے، آپ ہمارے پاس آجائیں اور اکبر ایوب صاحب کی بات، آپ کی ایک ہو، جب آپ ہم سے ملنے آتے ہیں تو ہم میں بھی کچھ احساس تو ہوگا ناں کہ اس کرسی کا آدمی ہمارے پاس آیا ہے، اس پہ ہم نے کافی ڈسکشن کی ہے، میں تو ہمیشہ کہتا ہوں کہ اپوزیشن کو بالکل دیوار سے نہ لگائیں اور جب اپوزیشن کو آپ دیوار سے لگائیں، یہ گاڑی کے دو پہیئے ہیں، یہ گاڑی نہیں چلنے والی ہے، یہ گاڑی تب چلے گی جب آپ احترام کریں گے میرے ان لوگوں کا، میں تو ابھی یقین جانیئے کوئی میری ایسی بات نہیں ہے کہ میری کوئی بات ہو اور میں اس کے لئے کہہ دوں لیکن ابھی انہوں نے مجھے اپنا بڑا تسلیم کیا ہے، اگر یہ مجھے اپنا بڑا مانتے ہیں، اپنا مشر مانتے ہیں تو میرے فرائض میں یہ ہے، یقین جانیئے میں جس طریقے سے اسمبلی میں آتا ہوں ان حالات کے باوجود آپ کو معلوم ہے، لیکن میری ایک ذمہ داری ہے، وہ اگر مجھے تکلیف ہو پھر بھی میں یہاں پر آپ کے اجلاس کے خاتمے تک بیٹھتا ہوں، پھر سپیکر صاحب ہمارے ساتھ Commitment کرتے ہیں، پھر بلاول بیٹا پوائنٹ اٹھاتا ہے کہ ممبر نہیں ہیں، آپ کی ہم تو لاج رکھتے ہیں، آپ میرے ساتھ جو Commitment کریں کہ کوئی یہ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات نہیں، کورم پورا ہے یا نہیں، پھر آپ کے اپنے ممبر، کل میرے خیال میں یہاں پر ایک، مجھے تو ابھی یاد نہیں ہے کہ کون تھا؟ وہ اٹھا، نذیر عباسی صاحب اٹھے تو ہمارے دل میں تو آپ کا احترام ہے، اگر ہمارا برخوردار Coalition partner ہے، آپ کے ساتھ BAP پارٹی کا، تو اس کو بھی یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ Commitment میرے سپیکر کی ہے، تو کس طرح آپ کی Commitment کو یہاں پر اس کی Violation کرتا ہے؟ نذیر عباسی صاحب کس طرح کرتا ہے؟ پھر ہمیں بھی تھوڑا سا گلہ آجاتا ہے اور بوڑھے آدمی کو ویسے بھی اس عمر میں تو غصہ آتا ہے ناں اکبر ایوب صاحب، (قہقہہ) تو میں تو پھر بھی، آپ کو کہتا ہوں کہ میں ایک دوا Lexotanil کی گولیاں کھاتا ہوں جب آتا ہوں ناں، آپ تھوڑا سا احترام کا رشتہ رکھیں، شوکت یوسفزئی صاحب نے بڑے پیار سے بات کی اور کل ہم نے یقیناً بڑا برداشت کیا، خوشدل خان صاحب ابھی صرف ہمارے ایم پی اے نہیں ہیں جی، یہ پاکستان سپریم کورٹ بار کا نائب صدر ہے پورے پاکستان کا، (تالیاں) اگر اس اسمبلی میں سپریم کورٹ بار کے نائب صدر کا بھی احترام نہ ہو اور ادھر سے بات آتی ہے کہ چوک یادگار

ہے، مجھے ایک دن شوکت یوسفزئی صاحب نے کہا کہ کچھ لوگ اپنی شہرت کے لئے باتیں کرتے ہیں، میں نے کل اس کو پیار سے گلے سے لگایا، میں نے کہا شوکت صاحب 88ء سے میرے پاس آپ آتے ہیں جب آپ کالج سے فارغ ہوئے، مجھے آپ کی شہرت کی ضرورت ہے اس عمر میں کہ میں کوئی شہرت حاصل کروں؟ اس نے کہا بس کبھی کبھی ہم بھی، میں نے کہا گپ شپ میں کہ یہ دو بیویاں جس کی ہوتی ہیں تو وہ گھر سے لڑائی کر کے آتا ہے، دو دو بیویوں کا خاوند جو ہوتا ہے وہ جب گھر سے آتا ہے تو ایک نے تھوڑا سا کچھ کام کیا ہوتا ہے، آپ اپنے وزیر اعلیٰ صاحب کو کہہ دیں کہ خدارا، سپیکر صاحب، آپ کو بڑی مشکل ہے، مجھے احساس ہے، اس اسمبلی کا چلانا آپ کے لئے اتنا مشکل ہے کہ آپ خود بھی گولیاں کھاتے ہیں، مجھے پتہ ہے کہ کتنی گولیاں آپ کھاتے ہیں۔ جب کوئی بیوروکریسی بھی یہاں پر ممبران کو عزت نہیں دیتی، میں اپنی بات نہیں کرتا ہوں، ان کی بھی کوئی عزت نہیں ہے بیوروکریسی کے پاس جانے کے وقت، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس کو لگام دینا چاہیئے، دیکھو ناں خواہ وہ اپوزیشن کا ممبر ہے یا گورنمنٹ کا ہے، وہ وہاں پر اپنے علاقے کا ایک بڑا معزز آدمی ہے۔ ابھی مجھے بہادر خان صاحب نے کہا کہ میری تحریک استحقاق آئی ہے اور تحریک استحقاق ابھی لا نہیں رہے ہیں اور استحقاق کس نے لایا ہے، کس کے خلاف لایا ہے؟ وہی کمشنر جو بنوں کا تھا، شوکت یوسفزئی صاحب کا ڈپٹی کمشنر تھا اور یہ ابھی مجھے کہہ رہا تھا کہ تیس لاکھ کی کرپشن میں نے پکڑی ہے اور اس پہ میں اس کو ادھر بلا رہا ہوں اور شوکت یوسفزئی جو میرا کمشنر ہے وہ ابھی نہیں آ رہا ہے، ابھی اگر ممبر یہاں پر استحقاق پیش کرے جی، محمود جان آج آئے ہیں یا نہیں؟ وہ بھی میرا برخوردار ہے، میں نے اس کو بھی کل فون کیا کہ خدارا جتنی بھی استحقاق تحریکیں گورنمنٹ کے ممبران کی آئی ہیں، اپوزیشن کی آئی ہیں، ان سب کو لے آؤ اور اس اسمبلی سے اس پہ ریزولیوشن پاس کرائیں کہ جو بھی فیصلہ استحقاق کمیٹی کرے گی اس پہ عمل ہو۔ تو آپ بھی بسر و چشم سپیکر صاحب، آپ بھی آئے تھے اور میں نے اس کو کافی بار لیکن آپ بھی کوشش کریں کہ اس کا جو مسئلہ ہے یا پورے ایوان کا مسئلہ ہے، ہم تو ابھی بھی، کل آپ کا ساتھ دے رہے تھے۔ سپیکر صاحب، اس صوبے کا اہم ترین مسئلہ تھا چشمہ رائٹ بینک کینال، اس پہ میں نے بحث کی، باقی بحث پھر ثناءاللہ خان کی تھی، میرے خیال میں اس کے بعد بہادر خان کی تھی، بجٹ پر بھی اور اس پہ گورنمنٹ نے نقطہ اٹھایا کہ کورم پورا نہیں ہے، ابھی ہم آپ کو مرکز کے لئے سپورٹ دے رہے ہیں اور

آپ کہتے ہیں کہ کورم پورا نہیں ہے، یہ ابھی میں نہیں جانتا کہ یا ہم ابھی اس ماحول کو، تو ان شاءاللہ اکبر ایوب صاحب آپ کے ساتھ ہم محبت کا رویہ رکھیں گے، آپ کی گورنمنٹ کے ساتھ ہم کوشش کریں گے کہ جو بھی بہتری کے کام ہوں وہ ہم آپ کے ساتھ اکٹھے کر لیں لیکن آپ لوگ بھی تھوڑا سا اپنے لہجے میں، میں نے ہمیشہ بات کی ہے کہ حکومت برداشت کرتی ہے، اپوزیشن چیختی ہے، ایک پھلدار درخت ہے اس میں میوہ ہے، اس میں سیب ہیں، اس میں امرود ہیں اور اس کو کوئی نہیں دے رہا، تو پتھر تو تھوڑا سا مارے گا کہ ایک مجھے بھی ملے ناں، اگر وہ پھلدار درخت اس طرح ہو کہ وہ سب کو اپنا حصہ برابر دے دے تو کوئی پاگل ہے کہ کسی کو حصہ مل رہا ہے اور وہ پھر بھی پتھر مار رہا ہے؟ تو آپ لوگوں کو اپوزیشن والے سخت باتیں بھی کریں گے، وہ دکھے ہوئے ہیں۔ ابھی میں تو فنڈز کا محتاج آدمی نہیں ہوں، نہ مجھے کام کی وجہ سے لوگ ووٹ دیتے ہیں، تین سال میں مجھے صرف چوالیس لاکھ روپے ملے ہیں، میں اپنے حلقے کو بتا رہا ہوں، اپوزیشن لیڈر کو تین سال میں جو تین تین کروڑ کا فنڈ ز ہے، آپ ریکارڈ کل منگوا لیں، مجھے صرف چوالیس لاکھ روپے ملے ہیں، وہ بھی میں نے نمائندے سے پوچھا کل کہ آپ مجھے بتا دیں کہ پورے تین سالوں میں میرے حلقے کو کتنا فنڈ ز ملا ہے؟ ابھی مجھے جو چوالیس لاکھ ملے ہیں تو بیچارے جو نیچے بیٹھے ہیں ان کا کیا حال ہو گا؟ گورنمنٹ ضرور کوشش کرتی ہے، مجھے دس کروڑ کی اطلاع دیدی پہلے پہلے، میں نے کہا وہ اپوزیشن لیڈر نہیں ہوں کہ میں دس کروڑوں اور میرا ممبر باقی ہو، مجھے ایک روپیہ اب بھی حلفاً آپ کو اس فلور پہ کہتا ہوں کہ ایک روپیہ بھی مجھے نہ ملے لیکن ان کو حق دیں، ان کو حق دیں (تالیاں) لیکن ہم اس عمر سے جا چکے ہیں، اتنے کم وقت میں ہم لگے ہیں، 85ء میں میرا چاچا تھا، پھر اس کے بعد میں آ رہا ہوں، اتنے کام سے بھی اگر وہ لوگ خوش نہیں ہیں تو وہ خوش نہ ہوں جو ہم نے کئے ہیں لیکن ایک حد ہوتی ہے ہر ایک چیز کی، وہ حد پہ آپ لوگ آ جائیں۔ ابھی یہ میرے ممبرز ہیں، ظفر اعظم بیٹھا ہے، میاں نثار گل ہے، جاوید ہے، منور خان بیٹھے ہیں، آپ منور خان سے پوچھیں کہ لکی مروت میں آپ کو کیا ملا ہے؟ ایڈیشنل چیف سیکرٹری اور سلطان صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں کہ باہر چلے گئے ہیں؟ انہوں نے ان کے ساتھ کمٹمنٹ کی، منٹس ہیں کہ اتنا فنڈ ہو گا ایم این اے کا، اتنا فنڈ ہو گا ان کا آئل اینڈ گیس کا، ان کو ایک روپیہ بھی نہیں ملا ہے، وہ منٹس جو اتفاق رائے سے ہوئے تھے، چیف منسٹر نے خود بلا کر ایم این اے کو سارا فنڈ دیا، تو پلیز میں ان کو بھی کہتا

ہوں، یہ آپ کا وہ احترام کریں گے جو آپ کا حق ہے لیکن تھوڑا سا آپ بھی گزارا کریں۔ تو آپ کا بہت بہت شکریہ، تو آپ کیا کہہ رہے ہیں کہ کب آپ بتائیں گے؟ پھر سوموار کو آپ نہیں ہوں گے (قہقہہ) یا سپیکر صاحب کو دوبارہ ہم مخاطب ہوں گے۔

جناب سپیکر: انہوں نے (قہقہہ) آپ سے ایک اور بات بھی انہوں نے کی ہے ناں، اکبر ایوب صاحب، بولیں اکبر ایوب صاحب، آپ کی دوسری بات کا جواب دیدیا۔

قائد حزب اختلاف: میں نے تو آپ سے پہلے عرض کی کہ میں نے منسٹر صاحب کے ساتھ بات کی، یہ دوسری بات ہے کہ ہم آج اس لئے تھوڑا سا چونکہ یہ غم و غصہ زیادہ ہے، تو غم و غصے میں میں دوبارہ آپ سے کچھ دنوں کے بعد آپ سے ہم بات کر لیں گے، پارلیمانی لیڈرز کو میں بٹھاؤں گا، ان کا اتنا لحاظ میرے پاس تھا، جب یہ دفتر پہنچا میں نے خود فون کیا، اس طرح ہے ناں اور ان شاءاللہ دوبارہ آپ سے رابطہ کریں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر، میں Monday کا تب کہہ رہا ہوں کہ کل میں Available نہیں ہوں تو پھر کہیں گے درانی صاحب کہ وہ اکبر ایوب نے Commitment کر دی تھی، تو ان شاءاللہ Next week, early next week میں Monday, Tuesday کو کوشش کر کے میں ادھر، کیوں آپ سے غلط بیانی کروں گا؟ جب چیف منسٹر نے کہا ہے، ان کو لے آئیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں کیوں نہیں ملوں گا؟ میرے Colleagues ہیں، ان کے جو مسئلے ہوں گے وہ بھی حل کروں گا۔ ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات ہو جائے گی، نثار خان، یہ پرچہ بھی اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نثار خان یہ دو دن دے دیں آپ۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: سر، میں نہیں تھا، مجھے نہیں پتہ تھا صبح جب بات ہوئی تو مجھے اس وعدے کا پتہ بھی نہیں تھا۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں ملاقات کر لوں گا۔

جناب سپیکر: دیکھیں، انہوں نے آپ سے دو دن لئے ہیں، انہوں نے آپ سے دو دن لیے ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: نثار خان، میری صحت پہ تو فرق نہیں پڑتا آپ اگر قالین پہ بیٹھے رہیں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: اچھا نہیں لگتا ہمیں کہ آپ نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: چلیں ان کو شوق ہے، بیٹھنے دیں، ہم ان کی میٹنگ کرادیں گے، یہ ہم Commitment کر رہے ہیں۔ بس ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔ بیٹھیں، بیٹھیں سو دفعہ بیٹھیں، سو دفعہ۔ جناب سپیکر، درانی صاحب نے بہت اچھی باتیں کیں، ہاؤس کا ماحول ہمیشہ اچھا رکھنا چاہیئے گورنمنٹ اور اپوزیشن میں لیکن درانی، خوشدل خان ہمارے Senior most پاکستان بار کونسل کے وائس چیئرمین ہیں، وہ ان کی ہمیں بالکل Respect ہے ہمارے دل میں، لیکن جناب سپیکر، میں تو نہیں تھا، کل چوک یادگار والی بات شوکت صاحب نے لازمی کی تھی لیکن چوک یادگار والی بات سے پہلے کوئی بات ہوئی تو چوک یادگار والی بات ہے، اچھا چلیں پہلے تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے جناب سپیکر، تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے اور جہاں تک درانی صاحب نے کہا ہے جناب سپیکر، کہ دیوار سے لگانا، دیوار سے جناب سپیکر، آپ ہمارے جو پی ٹی آئی کے ممبرز سندھ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے پوچھیں دیوار سے لگانا کیا ہوتا ہے؟ جہاں اپوزیشن لیڈر کو دو مہینے کے لئے بغیر کسی وجہ کے جیل کے اندر ڈال دیا، درانی صاحب تو ماشاءاللہ یہاں وزیراعلیٰ رہے ہیں، یہ جناب سپیکر، پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ ہے، نہیں تو میں مثال دے رہا ہوں، درانی صاحب کو ہم کیوں جیل میں ڈالیں؟ وہ ہمارے بزرگ ہیں، میں مثال دے رہا ہوں، ایک روپے فنڈ، ایک چوانی فنڈ ادھر نہیں دیتے اپوزیشن کو، ہم سے منور خان، منور خان صاحب کو پچھلے دور میں میرا خیال ہے دو ارب روپے فنڈ ملا، یہ تو بات کر ہی نہیں سکتے، پی ٹی آئی کی حکومت نے ان کو فنڈ دیا ہے، اللہ کے فضل سے، ٹھیک ہے جناب سپیکر، اپوزیشن اور اس میں فرق ہوتا ہے لیکن زیادتی ہم کسی سے نہیں کر رہے، ان شاءاللہ سب کو چلانے کی کوشش کریں گے، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، منسٹر صاحب۔ آپ کا تو بیچ میں رہ گیا کو نسچن Answer کریں گے جی۔

جناب اختیار ولی: جی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بس یہ بات ختم ہوگئی اختیار ولی صاحب، یہ کوئسچن کی طرف آجائیں، پھر آپ گلہ کرتے ہیں اور غلط ٹائم پہ ٹائم مانگنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کوئسچن کو ختم ہونے دیں، وہ منسٹر صاحب کوئسچنز آور میں بات ہوتی نہیں ہے جو بیچ میں آگئی، میں نے تو اس لئے کی تھی کہ (ہاؤس) نیچے ہمارے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں تو ان کو اسی طرح ہم اٹھا سکیں، عزت کے ساتھ۔ جی۔

جناب اختیار ولی: سپیکر صاحب، جب ہم کسی اہم ایشو پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بات کرنے نہیں دیتے تو پھر ہم کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: بات، ابھی جائیں سارے بات کریں، کیوں نہیں اجازت دیتا؟ جی چلیں، آپ بات کرلیں، اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: شکریہ سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور چل رہا ہے، بیچ میں یہ چیزیں آگئی ہیں۔

جناب اختیار ولی: سپیکر صاحب، یہ جو بھائی ہمارے اور یہ بہن ہماری بیٹھی ہوئی ہیں، آپ کے ڈائس کے نیچے، یہاں زمین پر، یہ قبائلی اضلاع کی نمائندگی کر رہے ہیں اور یہ قبائلی اضلاع کا حصہ ہیں، ہمارے صوبے کی بہت بڑی آبادی ہیں اور ہمارے صوبے کا حصہ ہیں۔ ان کو ایک بڑے عرصے بعد کوئی جا کر، کوئی ان کو اپنا حق ملا۔ یہ ان کے جو جائز مطالبات ہیں، یہ این ایف سی ایوارڈ میں اپنا حصہ مانگتے ہیں، یہ اپنے سو ارب روپے جو ان کے سالانہ ہیں، اس کے لئے آواز اٹھاتے ہیں۔ اب اکبر ایوب صاحب ہو یا شوکت یوسفزئی صاحب یا کامران بنگش صاحب ہو، ان کا اپوزیشن کے ساتھ یا حکومت کا جو رویہ، یا انہوں نے جو دل میں ہمارے لئے (نفرت) رکھی ہوئی ہے وہ پوری دنیا کو پتہ ہے، یہ کہنے کو یہاں پہ اچھی اچھی باتیں تو کر لیتے ہیں لیکن پرفارمنس ان کی اس میں Deliverance کوئی نہیں ہوتی۔ میری جو پریولج موشن تھی، وہ بھی ابھی تک آپ کے پاس پینڈنگ ہی پڑا ہے، وہ مسئلہ بھی حل نہیں ہوا۔ برائے مہربانی یہ صرف یہاں پہ آپ ان کو چار پانچ ایم پی ایز کی نظر سے نہ دیکھیں، یہ پاکستان کا وہ حصہ ہیں جس کو علاقہ غیر کہا جاتا ہے۔ مسلم لیگ نون کی گزشتہ حکومت میں وہ علاقہ غیر اب علاقہ غیر نہیں رہا، وہ ہمارے وجود کا حصہ بن چکا ہے، تو ان کے لوگوں کو

بھی غیر نہ سمجھیں، ان کی آواز سنیں، ان پہ جرگہ کریں، ان کو اٹھائیں اور بٹھائیں اور میں ساتھ میں یہ بھی آپ کو کہوں کہ دو چار دن پہلے اس اسمبلی کے باہر اس صوبے کے وہ اساتذہ پروفیسر صاحبان۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں ناں، آپ کہتے ہیں مجھے ٹائم نہیں دیتے اور آپ اب کبھی کدھر چلے جاتے ہیں، منسٹر صاحب، پلیز Respond کریں، .Respond, please

جناب اختیار ولی: تو سر، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Respond, please. Irrelevant topic پہ آپ آجاتے ہیں، بھئی To the point رہیں، بحث کوئی ہو رہی ہے آپ کہیں لے کے جاتے ہیں، پھر کہتے ہیں آپ نون والوں کو ٹائم نہیں دیتے۔ جی، اب اس پہ بات کرنے کا کیا تک ہے؟ وہ تو آپ کے اپوزیشن لیڈر صاحب اس میں ڈیٹیل میں بات کر چکے ہیں، بابک صاحب کر چکے ہیں۔

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور): جناب سپیکر، یہ جو سوال پوچھا گیا تھا سراج الدین صاحب کی طرف سے، ان کو جواب اس میں مل گیا ہے لیکن انہوں نے جو سپلیمنٹری کوسچن پوچھے ہیں کہ اس میں خواتین اور مینارٹیز کا جو مخصوص کوٹہ ہے، اس میں یہ میں اس کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو محکمہ اوقاف ہے، اس کا ہر ڈسٹرکٹ میں کوئی Setup نہیں ہے، یہ اس لئے اس میں یہ مخصوص کوٹہ، یہ خواتین اور یہ مینارٹیز کا نہیں ہے کہ اس میں ہر ضلع میں ہمارا Setup نہیں ہے، چونکہ ہمارے آفیسز نہیں ہیں تو اس لئے ہم نے جو فگرز دیئے ہیں دو کے، ایک BPS-16 اور BPS-03 کے، یہ صرف پشاور لیول پہ ہم نے بھرتی کئے ہیں، باقی ان شاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم اوقاف کی جو آمدنی ہے، اسے بڑھائیں گے ان شاء اللہ، اگلے سال سے ان شاء اللہ بجٹ میں اس کے لئے پیسے رکھیں گے، ڈیویلپمنٹ کے لئے، تو ان شاء اللہ ہمارے آفسز بھی بنیں گے، زیادہ ڈویژن سطح پہ ہم کوشش کر رہے ہیں، ڈویژنل سطح پہ آفسز کھولیں گے، تو ان شاء اللہ اس میں وہ کوٹہ بھی رکھیں گے، اس میں وہ معذوروں کو بھی رکھیں اور خواتین کو بھی ان شاء اللہ سیٹ دیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سراج الدین صاحب Answer آگیا آپ کا، وہ کہتے ہیں ڈسٹرکٹ میں ہمارے آفسز ہی نہیں ہیں، تو جہاں پہ ہیں، وہاں کا آپ کو دے دیا گیا ہے۔

جناب سراج الدین: تو سر، یہی تو بات ہے ناں، کہ ابھی تک ہم یہ محسوس نہیں کرتے کہ ہم KP میں ضم ہوئے ہیں کہ نہیں ہوئے ہیں؟ ہر چیز میں ہمارا حصہ نہیں ہوتا ہے، نہ ہماری کوئی بات ہوتی ہے، تو خدا کے لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو بھی ہے، ہم اب اس صوبے کا حصہ ہیں تو ہر چیز میں ہمارے جو اضلاع ہیں، Merged اضلاع ہیں، ان کو شامل کیا جائے۔ تو ہماری یہ ریکویسٹ ہے اس سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا اچھا پوائنٹ ہے اور آپ بالکل اس صوبے کا ایک Internal part ہیں۔ سراج الدین صاحب، کوسچن نمبر 11581، یہ وہی ہے۔

* 11581 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ کی بعض ملکیتی جائیدادوں پر قابضین قابض ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر میں محکمہ کی جائیداوں کو قابضین سے واگزار کرانے کے لئے حکومت کس قسم کے اقدامات کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ نے کتنے قابضین سے اوقاف کی ملکیتی جائیدادیں واگزار کرائی ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ کی بعض ملکیتی جائیدادوں پر قابضین قابض ہیں۔

(ب) صوبہ بھر میں محکمہ کی جائیدادوں پر تین قسم کے قابضین قابض ہیں۔

1۔ وہ جائیدادیں جن پر مختلف عدالتوں میں مقدمات زیر التواء ہیں جس کی وجہ سے محکمہ قبضہ واگزار کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔

2۔ وہ وقف جائیدادیں جن پر مختلف سرکاری محکمے، ادارے قابض ہیں، ان جائیدادوں کو واگزار کرانے کے لئے اعلیٰ سطح پر ان محکموں کے سربراہان کے ساتھ رابطے شروع کئے جا چکے ہیں۔

3۔ وہ جائیدادیں جن پر پرائیویٹ لوگ قابض ہیں، ان جائیدادوں کو متعلقہ ضلعی انتظامیہ کی مدد سے واگزار کرانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(ج) گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ نے جن قابضین سے اوقاف کی ملکیتی جائیدادیں واگزار کرائی ہیں، کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب سراج الدین: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جس طرح سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران حکومت نے صوبے کے چھ اضلاع میں محکمہ اوقاف کی ملکیت 33 دکانیں اور مجموعی طور پر 8355 کنال زرعی زمین کو قابضین سے واگزار کرائی ہے۔ میرا اس حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس دوران اوقاف کی ان قیمتی جائیدادوں پر قبضہ کرنے والے افراد کے خلاف محکمہ اوقاف نے کسی قسم کی کارروائی عمل میں لائی ہے؟ یا کیا یا قابضین میں کسی کو بھی سزا دی گئی ہے؟ یا ان میں سے جرمانے کی مد میں کسی قسم کی وصولی بھی کی گئی ہے؟ اس کا اگر منسٹر صاحب وضاحت کریں اور دوسرا یہ کہ محکمہ اوقاف کی ملکیت جائیدادوں پر جن دیگر سرکاری اداروں نے قبضہ کیا ہے، کیا اس حوالے سے اس ایوان یا محکمہ کی سطح پر کوئی مصالحتی کمیٹی قائم ہے؟ جو محکمہ اوقاف کے قیمتی املاک کو قابضین سے واگزار کرنے کے لئے کردار ادا کریں۔ بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور): جی بالکل سپیکر صاحب، یہ درست ہے کہ محکمہ کی بعض ملکیتی جائیدادوں پر قابضین قابض ہیں لیکن یہاں پہ تین قسم کی جائیدایں جن پہ وہ قابض ہیں۔ ایک وہ جائیداد ہے جن پہ مختلف عدالتوں میں مقدمات زیر التواء ہیں، جس کی وجہ سے محکمہ قبضہ واگزار کرانے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ نمبر دو وہ وقف جائیدایں جن پر مختلف سرکاری محکمے، ادارے قابض ہیں، ان جائیدادوں کو واگزار کرانے کے لئے اعلیٰ سطح پر ان محکموں کے سربراہان کے ساتھ رابطے شروع کئے جا چکے ہیں، ان شاءاللہ بہت جلد ان سے ہم Recovery کر رہے ہیں، نہیں تو وہ ہمارے ساتھ لیز کر کے ان سے کرایہ ان شاءاللہ ہم لیں گے اور تین نمبر وہ ہے، وہ جائیدایں جن پر پرائیویٹ لوگ قابض ہیں، ان جائیدادوں کو متعلقہ ضلعی انتظامیہ کی مدد سے واگزار کرانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ تمام ڈپٹی کمشنرز کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں جبکہ ادھر وہ جو اسسٹنٹ کمشنرز ہیں ان کو ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر کا وہ چارج دیا گیا ہے اور انہوں نے دوسرا سوال پوچھا ہے کہ دو سالوں میں کتنی جائیدایں واگزار کرائی ہیں؟ تو ان کو تفصیل

ہم نے دی ہوئی ہے کہ آٹھ ہزار چوالیس کنال یہ ہم نے زرعی زمینیں واگزار کروائی ہیں لوگوں سے اور جو کمرشل ہیں وہ 33 دکانیں مختلف جگہوں پہ ہم نے واگزار کروائی ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ظہور صاحب، آپ کا جواب آگیا۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس وقت نہیں پوائنٹ آف آرڈر، آگے چلیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر، بہت اہم مسئلہ ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: اہم مسئلے کو رہنے دیں۔Leave applications: محترمہ ساجدہ حنیف صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، سید فخر جہاں صاحب، ایم پی اے، For two days; تشریف رکھیں اپنی سیٹ پہ جناب، جناب وزیرزادہ صاحب، معاون خصوصی، آج کے لئے، پلیز تشریف رکھیں، میں دے دوں گا ٹائم دے دوں گا، بیٹھ جائیں ذرا۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، سردار خان صاحب، For two days, 3rd and 4th June; اوہو، میں ادھر اسمبلی لگا رہا ہوں آپ ادھر لگا رہے ہیں، بیٹھ جائیں، تھوڑا تشریف رکھیں، میں دے دوں گا ٹائم۔ جناب عبدالکریم صاحب معاون خصوصی، آج کے لئے، حاجی قلندر خان لودھی صاحب مشیر For two days 3rd and 4th June.

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

تحریک التواء

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا مجھے بزنس کرنے دیں ثناءاللہ صاحب، پھر میں ٹائم دیتا ہوں آپ کو۔

'Adjournment Motions': Mr. Ikhtiar Wali, MPA, to please move his adjournment motion No. 312, in the House.

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر مجھے اس اہم اور مفاد عامہ کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ ملک بھر میں کئی دنوں سے طلباء کا احتجاج جاری ہے۔ جناب سپیکر، طلباء کا کہنا ہے کہ پورا سال تعلیمی ادارے بندر ہے جس کی وجہ سے ہماری تیاری مکمل نہ ہو سکی اور ہمارا تعلیمی نصاب کا کورس مکمل نہیں ہوا۔ Online classes کا گورنمنٹ اداروں میں کوئی انتظام نہیں ہے، جو سرکاری سکولز اور کالجز تھے وہاں پر کوئی Online system موجود ہی نہیں تھا۔ جناب سپیکر، حکومت نے چند دن پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ جون تک کوئی امتحان نہیں ہو گا لیکن اس حکومت نے 27-05-2021 کو دوبارہ اعلان کیا کہ جون جولائی میں امتحانات ہوں گے جو کہ طلباء کے مستقبل کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ طلباء کا کہنا ہے کہ ہم امتحانات سے بھاگ نہیں رہے لیکن ہمیں پڑھایا ہی کچھ نہیں تو ہم امتحان کیوں اور کیسے دیں گے؟ جناب سپیکر، امتحان دینے کے بعد آگے طلباء کا مستقبل کا امتحان شروع ہو جاتا ہے، مطلب یہ کہ ایف اے، ایف ایس سی کے امتحانات دینے کے بعد ہمارا ایٹا ٹیسٹ ہوتا ہے اور اس میں ہمارے اکیڈمک ریکارڈ کو دیکھا جاتا ہے اور اسی کی بنیاد پر ہمیں آگے میڈیکل اور انجینئرنگ کالج اور یونیورسٹی میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ So جناب سپیکر، اس اہم اور اجتماعی مسئلے پر بحث کی اجازت دیکر مشکور فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ مسٹر سپیکر، اختیار ولی صاحب نے جو ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی ہے، وہ یقیناً Important ہے اور میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو ڈسکشن کے لئے Next session میں ایڈمٹ کر دیا جائے۔

Mr. Speaker: Thank you. The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detail discussion? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say, ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Call Attention: Mr. Bilawal Afridi, to please move his call attention notice No.1837, in the House.

Mr. Bilawal Afridi: Thank your, Mr. Speaker. It is brought to your kind notice that an incident of government medicine embezzlement took place on 25th May, 2021 at civil hospital, Jamrud district Khyber. On the spot some of the government officials and shopkeepers were arrested by the police department. The said issue reached your kind attention, kindly may direct the concerned authority to investigate and conduct an inquiry in a quick and fair manner and those offenders who may be involved in this blunder, may be strongly and strictly punished according to government Act, Rules and Regulations please, thank you, ji.

جناب سپیکر: بلاول آفریدی صاحب، میرے پاس جو آپ کا کال اٹینشن نوٹس 1837 ہے، اس میں دو لائنیں ہیں صرف، "میں وزیر صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف ۔۔۔۔۔۔

جناب بلاول آفریدی: وہ اصل میں میں نے اپنے نوٹس میں لکھا ہے، سر، وہ کیا کہتے ہیں انگلش میں ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ پڑھیں ناں۔

جناب بلاول آفریدی: اچھا چلیں یہ پڑھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ پھر آگے تفصیل دیتے ہیں، وہ تفصیل آپ نے پہلے پڑھ لی ہے لیکن Original جو آپ کا نوٹس ہے، وہ پڑھیں۔

جناب بلاول آفریدی: میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ 23 مئی 2021 کو سول ہاسپٹل جمرود کے سٹور سے سرکاری دوائیاں چراتے ہوئے اور جمرود بازار کے سٹوروں میں فروخت کرتے ہوئے محکمہ ہیلتھ کے سٹاف اور دکاندار پکڑے گئے ہیں۔ سپیکر صاحب، گزارش میری یہ ہے کہ اس کی Proper inquiry ہونی چاہیئے اور انویسٹی گیشن ہونی چاہیئے اور یہ آج سے نہیں ہو رہا، یہ برسوں سے ہو رہا ہے، اس لئے ہم نے یہ رائٹس کے لئے جو ہے، ہم دن رات محنت کر رہے ہیں کہ ہم Grass roots کو اٹھائیں، جو Grass roots کے لوگ ہیں، جو غریب لوگ ہیں، غریب طبقے کے جو لوگ، ان کو ہم Facilitate کریں، ان کو ہم Facilities provide کریں۔ اگر ان کی Facility پہ ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے تو This is not fair at all اس پہ جو ہے Proper ایک انویسٹی گیشن ہونی چاہیئے تاکہ آنے والے وقت میں ایسا واقعہ دوبارہ پیش نہ آئے۔

Mr. Speaker: Okay ji. Law Minister Sahib.

جناب فضل شکور خان(وزیر قانون): سر، پہلی بات تو یہ ہے کہ بلاول صاحب نے جس ہسپتال کی بات ہے، اصل میں سر ہسپتال کی Premises میں پاپولیشن ویلفیئر کا سٹور ہے۔ یہ چوری پاپولیشن ویلفیئر کے سٹور سے ہوئی ہے،اس کی ساری ڈیٹیل میرے پاس ہے، اگر کہتے ہیں، بلاول بھائی کو وہ دے دوں گا سر۔

جناب سپیکر: چوری تو ہو گئی، آگے پھر کیا ایکشن ہوا اس کے اوپر؟

وزیر قانون: ایکشن سر، اس میں ایف آئی آر بھی درج ہوئی ہے، اس میں بندے بھی پکڑے گئے ہیں اور کیس چل رہا ہے سر، Properly Sir، اور اس کی میرے پاس ساری ڈاکیومنٹس ہیں، میں بلاول کے ساتھ شیئر کر سکتا ہوں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب، آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا، وہ یہ کہ یہ بات میڈیسن کی نہیں ہے، اصل میں جو سرکاری ادارے ہیں ان کو کیسے ٹھیک کیا جاتا ہے اور کیسے ٹھیک کیا جا سکتا ہے؟ ہم یہ کہہ رہے ہیں جس کام پر سرکاری اربوں روپے لگ رہے ہیں، Different محکموں میں لگ رہے ہیں، Different departments میں لگ رہے ہیں، ہمارے حلقوں میں سے، ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ اس کا چیک اینڈ بیلنس اگر ہم آپ جیسے اور میرے جیسے بندے اس کا جو یہ سمجھ لیں کہ چیک اینڈ بیلنس نہیں رکھیں گے، آڈٹ تو وہاں پہ کوئی وہ کرتا ہی نہیں ہے، نہ کوئی محکمہ ایسا آتا ہے کہ وہ چیک اینڈ بیلنس رکھے اپنے ڈیپارٹمنٹ کا Concerned، تو یہ جو پیسہ ہمارے حلقوں میں لگ رہا ہے، میں یہ کہہ رہا ہوں، یہ اس ملک کا پیسہ ہے، تو ملک کا پیسہ ضائع نہ ہو جائے، تو ہمیں ذرا اگر آپ Complete information دیں اور ہمیں آپ مطمئن کریں، اس پہ ہم Proper working کر لیں گے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: آپ کے کال اٹنشن کا انہوں نے جواب دے دیا۔ جس حد تک یہ چوری کی واردات ہے، عملے کے لوگ ہیں وہ Involve تھے، یہ اکثر محکموں میں آپ کو پتہ ہے ہوتا رہتا ہے اور یہ ہو گیا کہ بندے بھی Arrest ہو گئے ہیں، کارروائی ہو رہی ہے، ان کے خلاف ایف آئی آر ہو گئی، بس یہ یہاں تک ہی جواب دے سکتے ہیں اور اس کے علاوہ یہ کیا کر سکتے، وہاں پہ کسی چور کو آپ (قہقہہ) کیسے کر سکتا ہے؟ ادھر اسمبلی سے کوئی ہمارے سٹاف کا عملہ اٹھا کر لے جائے، یہ بڑی بات ہے کہ انہوں نے Arrest کر لیا ہے ان لوگوں کو، اب وہ آگے قانون کے مطابق کارروائی ہو گی۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر، میرا مطلب اور مقصد جو تھا وہ یہی تھا کہ ہم اپنے اداروں کو ٹھیک کریں۔ اس ملک کا پیسہ خرچ ہو رہا ہے، یہ جو حقدار ہے ان پہ جو ہے لگ جائے، Facilitate کیا جائے۔ ہمیں اپنے اداروں پہ چیک اینڈ بیلنس رکھنا چاہیئے، بس یہ میرا عرض تھا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شاداد خان ایم پی اے صاحب، کوئسچن نمبر 1848، Sorry، کوئسچن نہیں، توجہ دلاؤ نوٹس۔

جناب شاداد خان: جناب سپیکر، تھینک یو میں وزیر برائے محکمہ اوقاف کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ 13-2012 میں صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں خطباء کو تعینات کیا گیا لیکن تاحال ان کو مستقل نہیں کیا گیا ہے جس کی وجہ سے خطباء میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، اس پر میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری، پلیز۔

میاں نثار گل: سر، میں اس لئے اٹھا کہ اس پہ عنایت اللہ صاحب اور میں نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس جمع بھی کیا ہوا ہے۔ بات یہ ہے سر، کہ ڈسٹرکٹ خطیب اور تحصیل خطیب اس سے پہلے جو بھرتی ہوئے تھے، ان کو سولہ گریڈ ڈسٹرکٹ خطیب کو دیا گیا اور تحصیل خطیب کو چودہ گریڈ دیا گیا اور ان کی تنخواہ تقریباً پچاس یا ساٹھ ہزار روپے، یا چالیس ہزار روپے جو بھی ہے لیکن اس کے بعد جتنی بھی بھرتی ہوئی ہے، وہ سر، تیرہ ہزار Fixed pay پہ ہیں، تحصیل خطیب اور ڈسٹرکٹ خطیب پندرہ یا سولہ ہزار روپے پہ ہیں۔ 2004 میں ایک سمری Move ہوئی، جب اکرم خان درانی صاحب وزیر اعلیٰ تھے، تو سمری پہ ان کو مستقل کیا گیا تھا، اس کے بعد آج تک جو بھی بھرتی ہوگئی ہے، کوئی بھی مستقل نہیں ہے۔ اگر تنخواہیں بڑھتی بھی ہیں لیکن وہ اسی تیرہ ہزار روپے Fixed pay پہ بھرتی ہوئے ہیں۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے، اس کے متعلق ہمارے ساتھ ان کی یونین والے بھی ملے تھے، میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ تحصیل خطیب جو Permanent ہے، وہ بھی وہی کام کر رہا ہے اور ان سے پولیو کے کام بھی لئے جاتے ہیں، ان سے اور بھی ڈیوٹی لی جاتی ہے اور ڈسٹرکٹ خطیب بھی وہی کام کر رہا ہے لیکن ایک تضاد ہے پورے صوبے میں، کہ ایک جگہ پہ چالیس پچاس ہزار روپے ہے اور ایک جگہ پہ تیرہ ہزار Fixed pay، اس پہ برائے مہربانی ساروں کو Equality دی جائے، پھر مساوات بھی ہوگی اور یہ لوگ بڑے غریب لوگ ہیں منسٹر صاحب، اور آپ

بڑے شریف آدمی ہیں، میں آپ کی سیٹ پہ بھی آیا ہوا تھا کہ اس کو آپ برائے مہربانی سپورٹ کرلیں توجہ دلاؤ نوٹس کو اور منسٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور عنایت اللہ صاحب کو بھی میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس پہ اگر بات کرلیں تو اچھا ہوگا۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر، ظہور خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میرا بھی اسی پر ہے، اگر آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور شاداد صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ کال اٹنشن نوٹس Move کیا ہے۔ یہ میرا اور میاں نثار گل صاحب کا جوائنٹ کال اٹنشن نوٹس بھی تھا لیکن ظاہر ہے وہ ایجنڈے کے اندر نہیں آسکا لیکن جس کا بھی آیا ہے، مسئلہ اب Highlight ہو رہا ہے۔ ہم اس پر خوش ہیں، ہم اس پہ اس لئے بات کرنا چاہتے ہیں کہ میں اس میں Involved رہا ہوں اور میں نے ان کی Regularization کے لئے بڑی تگ و دو کی تھی۔ اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ یہ جو ڈسٹرکٹ خطیب ہے اور تحصیل خطیب ہے، یہ حکومت کے ملازمین نہیں ہیں، یہ اوقاف ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین ہیں اور ان کی سیلریز جو بھی وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے نہیں آرہی ہیں، وہ اوقاف سے آرہی ہیں۔ ان کی سیلریز یہ اسمبلی جو ہے Approve ہی نہیں کررہی ہے، اس لئے اس اسمبلی کے اندر اس کے لئے کسی لیجلیشن کی ضرورت نہیں ہے۔ اوقاف ایک Autonomous department ہے اور اوقاف یہ کام خود کرسکتا ہے اور نہ حکومت کا جو فنانس ڈیپارٹمنٹ ہے، ہمیشہ سے اس اسمبلی کے اندر فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اور فنانس منسٹر کی طرف سے Resistance ہوتی ہے، وہ اس لئے ہوتی ہے کہ فنانسز جو ہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ سے آتی ہیں، اس میں جو ان کی فنانسز ہیں، فناس ڈیپارٹمنٹ کی نہیں Involve تو اس لئے میں منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ جو تحصیل خطیب ہے اور جو Fixed pay پہ کام کر رہے ہیں، کنٹریکٹ پہ کام کر رہے ہیں، ان کو ریگولرائز کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب میں ایک Important بات آپ کو بتاؤں، یہ جو تنخواہ یہ لے رہے ہیں، یہ آپ کے لیبر لاز کے بھی خلاف ہیں۔ آپ کا جو Minimum wages law ہے جس میں ایک بندے کو کم از کم پندرہ ہزار سے سیلری ملنی چاہیئے۔ اس پہ اس ڈیپارٹمنٹ کے خلاف لیبر

لاز کے اندر مقدمہ بھی بن سکتا ہے کیونکہ وہ Minimum wages law کو بھی Violate کر رہا ہے، تو اس لئے Illegal ہے، سترہ ہزار ہے، Minimum wages law سترہ ہزار ہے، یہ Illegal ہے، تو اس لئے حکومت اس Illegality کو دور کرے۔ یہ اسمبلی کے پاس شدہ لاء کی خلاف ورزی ہے کہ کسی بھی محکمہ کے اندر صوبے کے اندر کوئی پرائیویٹ اور Government entity سترہ ہزار سے کم تنخواہ نہیں دے سکتی ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب Positively اس پر Respond کریں۔

جناب سپیکر: جی، جناب ظہور خان صاحب۔

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور): جناب سپیکر، معزز اراکین نے سپلیمنٹری میں جو کوئسچنز اٹھائے ہیں، عنایت اللہ صاحب اور میاں صاحب نے، اس کے لئے میں یہ بتا دوں کہ تقریباً دس پندرہ دن پہلے سی ایم صاحب کے ساتھ میٹنگ ہوئی تھی، انہوں نے بالکل خصوصی طور پر یہ خطباء کی تنخواہوں کے بارے میں انہوں نے بتایا تھا کہ اس کو بیس ہزار تک ان شاءاللہ وہ کردیں گے جولائی سے، تو انشاءاللہ وہ سی ایم صاحب نے ڈیپارٹمنٹ کو ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ اس کے جتنے بھی ہیں، ان کی تنخواہیں بیس ہزار تک کردیں۔ باقی یہ توجہ دلاؤ نوٹس ہے، اس کے بارے میں تھوڑی سی وضاحت میں دینا چاہونگا کہ محکمہ اوقاف میں خیبر پختونخوا میں کل پچیس ضلعی خطباء جن میں سے دس ضلعی خطباء کو تنخواہ اور دیگر مراعات اوقاف فنڈ سے ادا کی جاتی ہیں جبکہ باقی پندرہ میں سے دس مستقل ضلعی خطباء اور پانچ خطباء Fixed محکمہ خزانہ کی جانب سے دی گئی گرانٹ سے تنخواہ ادا کی جاتی ہے، اسی طرح صوبہ بھر کی مختلف تحصیلوں میں تعینات تحصیل خطباء کی تعداد اڑسٹھ (68) ہے جن میں سے تین تحصیل خطباء کو مستقل بنیادوں پر اوقاف فنڈ سے تنخواہیں اور دیگر مراعات دی جاتی ہیں جبکہ باقی ماندہ میں سے دس مستقل تحصیل خطباء اور پینتالیس فکسڈ تنخواہ والے تحصیل خطباء کو ادائیگی صوبائی محکمہ خزانہ کی جانب سے دی گئی گرانٹ سے دی جاتی ہے۔ یہ درست ہے کہ سال 13-2012 میں صوبہ بھر کے مختلف اضلاع اور تحصیلوں میں ضلعی اور تحصیل خطباء کی تعیناتی کی گئی ہے۔ اس وقت محکمہ نے مبلغ آٹھ ہزار فکسڈ پر تحصیل خطباء اور جبکہ پندرہ ہزار ضلعی خطباء کی تعیناتی عمل میں لائی تھی۔ اب چونکہ محکمہ خزانہ کی جانب سے تحصیل اور ضلعی خطباء کی تنخواہوں کی مد میں دی جانی والی گرانٹ بہت قلیل ہے، اس لئے اسے مستقل بنیادوں پر مستقل

نہیں کیا جاسکا، اس لئے ہم نے اس دفعہ محکمہ خزانہ کو Proposal دی ہوئی ہے کہ آپ مہربانی کرکے۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، ذرا Quickly تاکہ ہم ایجنڈا ختم کرلیں، اگلے پانچ منٹ میں۔

معاون خصوصی او قاف و مذہبی امور: محکمے نے محکمہ خزانہ کو اپنی سفارشات بھیجی ہیں کہ صوبہ بھر کے تمام ضلعی اور تحصیل خطباء کی مستقل بنیادوں پر تعیناتی عمل میں لائی جائے۔ اس سے نہ صرف صوبائی حکومت کی نیک نامی بھی ہو گی بلکہ صوبائی سطح پر دینی امور سے وابستہ علماء اور خطباء میں پائی جانے والی بے چینی بھی دور ہو گی۔ ان شاءاللہ میں ان کے ساتھ ہوں، میاں صاحب اور عنایت اللہ صاحب نے جو کہا ہے، حکومت ہر حال میں ان شاءاللہ ان کی ہم تنخواہیں بھی بڑھائیں گے ان شاءاللہ، یکم جولائی سے ان شاءاللہ، ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو آئمہ کرام کا جو اعزازیہ تھا، وہ بھی ان شاءاللہ شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ، جواب دے دیا ناں۔ مہربانی کریں نماز کے ٹائم میں میں کہتا ہوں کہ پھر اس کو دوبارہ اجلاس نہ بلانا پڑے۔ جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: سر، منسٹر صاحب نے کہا یہ آدھا تیتر آدھا بٹیر والی بات ہے، یہ چھوٹی سی بات ہے۔ سمری اگر یہ Move کرلیں، وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس لیکر جائیں تو میرے خیال میں اتنا مسئلہ نہیں ہے، پندرہ بیس لوگ ہیں، اس میں یہ ہو گا سر، ایک ڈسٹرکٹ خطیب ہو سولہ سکیل پر، دوسرا چودہ پہ ہے اور باقی فکسڈ پر بھی ہیں، تو برائے مہربانی آپ یہ کہہ دیں فلور پر کہ میں ایک سمری Move کرونگا اور وزیر اعلیٰ صاحب سے Approval لونگا اور ان کو Permanent کریں گے، یہ Surety چاہیئے۔

جناب سپیکر: ان کے پاس فنڈ بھی نہیں ہے، اصل بات جو ہے کہ ان کی Financial constraints ہیں، ابھی اس بجٹ پر جیسے وہ کہہ رہے ہیں شاید صورتحال بہتر ہو جائے، Because آپ کو پتہ ہے کہ یہ اپنے پیسوں سے خود تنخواہیں اور سارے خرچے پورے کرتے ہیں۔

مسودہ قانون ہوم بیسڈ ورکر (ویلفیئر اینڈ پروٹیکشن) مجریہ 2021 کا پیش کیا جانا

(Home Based Workers `Welfare and Protection)

Mr. Speaker: Introduction of Bill: The Minister for Labour, to please introduce the Khyber Pakthunkhwa, Home Based Workers Welfare and Protection Bill, 2021, in the House.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Information and Higher Education): Mr. Speaker, I, on behalf of Minister for Labour, hereby request to introduce Khyber Pakthunkhwa, Home Based Workers Welfare and Protection Bill, 2021, in the House

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا محکمہ صحت کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2021ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Rangiz Khan, MPA, to please move that leave may be granted to introduce the Khyber Pakthunkhwa, Employees of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2021, in the House. Mr. Rangiz Khan

Mr. Rangiz Ahmad: Mr. Speaker, I wish to move a motion for leave under rule 77, to introduce the Khyber Pakthunkhwa, Employees of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the honorable Member may be granted leave to introduce the Khyber Pakthunkhwa, Employees of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2021, in the House? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Bill stands introduced, leave granted, sorry. Mr. Rangiz Khan, MPA, to please introduce the Khyber Pakthunkhwa, Employees of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2021, in the House.

Mr. Rangiz Ahmad: I wish to introduce the Khyber Pakthunkhwa, Employees of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced

جناب رنگیز احمد: جناب سپیکر صاحب، اگر اجازت ہو۔

جناب سپیکر: بل Introduce ہو گیا آپ کا، ابھی پھر آئے گا آگے ڈسکشن کے لئے، بعد میں کسی Date کے اوپر، میں کہتا ہوں بل Introduce ہو جائیں سارے جی۔ آگے نماز کا ٹائم ہے، پھر مغرب کے بعد اجلاس کرنا پڑ جائے گا۔

جناب رنگیز احمد: شارٹ سی وضاحت تھی سر، بہت شارٹ۔

جناب سپیکر: جب Consideration Stage آئے گی ناں، اس پر ڈیٹیل میں بات کریں۔ ابھی Introduce ہو گیا بل آپ کا، Consideration میں ڈیٹیل میں بات ہو گی۔

Mr. Speaker: The motion to move under rule 77. Mr. Khalid Khan, MPA, to please move that the leave may be granted to introduced the Khyber Pakthunkhwa, Regularization of Lady Health Workers Program and Employees Regularization and Standardization (Amendment) Bill, 2021, in the House. Mr. Khalid, نہیں ہیں Lapsed.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2021ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The motion to move under rule 77, Rehana Ismail Sahiba, MPA, to please move that leave may be granted to introduce the Khyber Pakthunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2021, in the House.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارا تیسرا پارلیمانی سال پورا ہونے والا ہے اور یہ ہمارا فرسٹ "پرائیویٹ ممبر ڈے" ہے۔

میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ اسمبلی کے قواعد کے قاعدہ 77 کے تحت مجھے اجازت دی جائے کہ میں اس معزز ایوان میں خیبر پختونخوا یونیورسٹیز ترمیمی بل مجریہ 2021 پیش کر سکوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that honorable Member may be granted leave, to introduce the Khyber Pakthunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2021, in the House? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the leave is granted. Ji, Rehana Ismial Sahiba, to please introduce the Khyber Pakthunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2021, in the House

محترمہ ریحانہ اسماعیل: میں خیبر پختونخوا یونیورسٹیز ترمیمی بل مجریہ 2021 کو اس معزز ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون خیبر پختونخوا حق شفع ترمیمی بل 2021ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Ms Momina Basit Sahiba, MPA, to please move that the leave may be granted to introduced the Khyber Pakhtunkhwa, Pre-emption (Amendment) Bill, 2021, in the House,

Ms. Momina Basit: Thank you, Mr Speaker. I wish to move for leave under rule 77, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Pre-emption (Amendment) Bill, 2021, in the House

Mr. Speaker: The motion before the House is that the honorable Member may be granted leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Pre-emption (Amendment) Bill, 2021, in the House? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the leave is granted. Momina Basit Sahiba, MPA, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Pre-emption (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Ms Momina Basit: I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Preemption (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون ایسڈ اینڈ برن کرائمز مجریہ 2021 پیش کرنے کیلئے اجازت کا مسترد کیا جانا

(Acid and Burn Crimes)

Mr. Speaker: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, to please move that the leave may be granted to introduce the Acid and Burn Crimes Bill, 2021, in the House.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Thank you, Mr. Speaker. Congratulation کہ آپ نے ہمیں یہ دن Provide کیا اور ہمارا پہلا بل جو ہے، وہ آج اسمبلی کے فلور پر آیا۔

Mr. Speaker, I wish to move for leave under rule 77, to introduce the Acid and Burn Crimes Bill, 2021, in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the honorable Member may be granted leave to introduce the Acid and Burn Crimes Bill, 2021, in the House? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

آپ سارے نگہت اورکزئی کا غصہ دیکھ لیں۔ Respond کریں، منسٹر ہشام صاحب، Respond کریں۔Mr. Hasham Sahib, to please respond.

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود):</u> بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جی جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ نگہت بی بی صاحبہ کا میں بہت احترام کرتا ہوں اور ان کی جو یہ سوچ ہے اس پر بھی میں ان کو Comment کرتا ہوں، اپوزیشن کی جتنی ہماری Female MPAs ہیں، ان کو Comment کرتا ہوں۔ اس پر ہم نے پہلے بات بھی کی تھی، Parallel Bill has been sent from Social Welfare Department to Law Department regarding the acid and burn attacks، تو That is being vetted in the law department. اور وہ آ رہا ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم وہ بل Introduce کرائیں گے اور ان کے جو Opinions ہیں یا ان کی جو باتیں ہیں، ان کو ہم نہیں Accept کریں گے، صرف بات اس میں یہ ہے جی کہ اس میں Financial implications involve ہیں، (قطع کلامیاں) نہیں، دیکھیں جی، دیکھیں، میں وہاں پر آ کر آپ سے معافی مانگتا ہوں نگہت بی بی، لیکن صرف آپ کو سمجھانا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی دو تین عورتوں کے بل آئے ہیں ناں، دیکھیں ان کو سن تو لیں ناں، سن تو لیں نا، سن لیں، سن لیں، دیکھیں نماز کا بھی ٹائم ہے، سن لیں۔ جی ہشام انعام اللہ صاحب، ابھی فلور ان کے پاس ہے ناں۔

(اس مرحلہ پر نگہت یاسمین اورکزئی، رکن اسمبلی کھڑی ہو کر احتجاج کر رہی ہیں)

<u>وزیر سماجی بہبود:</u> میں بات کر لیتا ہوں، پھر اس کے بعد بات کریں یہ، نہیں نہیں، میں معافی مانگتا ہوں آپ سے لیکن میری بات تو سنیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم، تشریف رکھیں، میڈم، پلیز مہربانی کریں۔

<u>وزیر سماجی بہبود:</u> آپ میری بڑی ہیں، آپ میری بات سنیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت بی بی، مہربانی سے بیٹھیں، پلیز۔ جی ہشام صاحب۔

وزیر سماجی بہبود: آپ میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: جی ہشام صاحب (شور)

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر صاحب، میرا سر آپ کے لیے حاضر ہے۔۔۔

Mr. Speaker: Nighat Bibi please, Nighat Bibi please takes your seat please!

(شور)

جناب سپیکر: نگہت بی بی، کیا کر رہی ہو آپ، نگہت بی بی، پلیز، پلیز، پلیز، پلیز، دیکھیں یہ باتیں ہوتی ہیں، اس طرح غصہ کوئی نہیں کرتا، آپ بیٹھیں، اپنے نمبر پہ آپ سے پھر بات کر لیں۔ I will give you Floor, I will give you Floor نگہت اور کزئی صاحبہ، میں آپ کو فلور دوں گا، اس پہ بات کریں لیکن منسٹر صاحب ایک بات کر رہے ہیں اور ہر ایک کو بات کرنے کا حق ہے Please wait, please wait, please wait, wait آپ تشریف رکھیں ناں، ان کا جواب سنیں پھر اس کے بعد آپ بات کر لیں جی۔

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس پہ ووٹنگ کروائیں جی۔

جناب سپیکر: ووٹنگ بھی کروالوں گا، پہلے بات سن لیں ان کی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں ووٹنگ کروائیں جی۔

جناب سپیکر: بات تو کرنے دیں ان کو۔

(شور)

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر صاحب، میری بات شروع ہونے سے پہلے ہی میں ان کو، پہلے تو میں ان سے معافی مانگتا ہوں، اس کے بعد میں ان کو یہ Assure کرانا چاہتا ہوں کہ جتنی Female MPAs ہیں، سب سے زیادہ احترام میں ان کا کرتا ہوں اور کروں گا۔ یہ میری بڑی ہیں، میں صرف رولز آف بزنس پہ بات کر رہا ہوں سر۔ سر، آپ کو زیادہ پتہ ہے According to the Rules of Business of the Provincial Assembly, a Private Members` Bill cannot be introduced اگر اس میں Financial implications ہوں، Already ایک بل Parallel

ہم نے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے سر بھیجا ہے، لاء ڈیپارٹمنٹ کو اس کی Vetting جاری ہے، میں ان کو یہاں پہ یہ ایشورنس دینا چاہتا ہوں کہ جو فائنل بل یہاں پہ اس اسمبلی میں آئے گا وہ ہم ان کے مشورے کے ساتھ، ان کے مشورے اس میں ڈال کر اسمبلی میں لے کر آئیں گے لیکن دو سال سے ایک بل پہ کام ہو رہا ہے-----

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں بھی تھی اس میں-----

وزیر سماجی بہبود: بالکل جی، آپ بھی تھیں۔ اس میں، جناب سپیکر،

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

Minister Social welfare: Financial implications are involved. Mr. Speaker.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بالکل میں تھی اس میں، یہ میرا بل ہے-----

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، تو آپ بیٹھیں ناں، پلیز---

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ووٹنگ کرائیں اس پر۔

جناب سپیکر: کراتا ہوں، کروں گا ووٹنگ، آپ بیٹھیں جی۔

وزیر سماجی بہبود: دیکھیں جی، دیکھیں جی، یہ جو ایوان ہے، اس میں ہم کوئی کریڈٹ نہیں لے رہے، میں فل کریڈٹ دیتا ہوں نگہت صاحبہ کو اور ہماری ایم پی ایز کو-----

جناب سپیکر: ہشام صاحب! میری بات سنیں-----

وزیر سماجی بہبود: دو سال سے یہ Sensitive issue انہوں نے اٹھایا، آسیہ خٹک صاحبہ ہیں، عائشہ بانو صاحبہ ہیں، عائشہ نعیم صاحبہ ہیں، یہ سمیرا شمس صاحبہ ہیں، آپ بھی ہیں-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں بھی ہوں، میں بھی ہوں، یہ میرا بل ہے، * +ہو گیا ہے، یہ میرا بل ہے۔

وزیر سماجی بہبود: نہیں، نہیں جی، کیوں * + ہوگا؟ آپ کے Opinions کو میں Value کرتا ہوں، آپ کو میں بٹھاؤں گا۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نہیں بیٹھوں گی، اس پر ووٹنگ کرائیں۔

جناب سپیکر: میں اس کے اوپر ووٹنگ کراؤں گا۔

وزیر سماجی بہبود: نہیں، نہیں، نہیں، نگہت، قانون کی بات کریں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، قانون یہ کہتا ہے، میں تو قانون کو مانتا ہوں، سنیں آپ کے حق میں ہے قانون، قانون Is in your favour کسی کو سننا تو سیکھیں پلیز، قانون یہ کہتا ہے کہ جب پرائیویٹ ممبر بل آئے گا، ممبر بھی بات کر سکتا ہے اور دوسری طرف سے No اگر ہوتا ہے تو وہ بھی بات کر سکتا ہے، اینڈ پھر Speaker will put it to vote, so, please take your seat, yes this is here تو اس پہ ووٹنگ ہو گی، ووٹنگ ہو گی ناں، بیٹھ جائیں ناں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ابھی بیٹھیں ناں یار، کارروائی چلائیں مغرب ہونے کو ہے، آپ کی بات مکمل ہوئی؟

وزیر سماجی بہبود: نہیں جی، میری نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: یار دو جگہ اسمبلی تو نہیں ہو سکتی ناں، آپ بیٹھ جائیں میری بہن، پلیز، پلیز Take your seat, honourable Members, please sit down شاباش Very good, very good بہت اچھے، چلیں جی۔

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود): دیکھیں جناب سپیکر صاحب، یہ بل ایک بہت اہم بل ہے Acid and burn attacks کے جو Victims ہیں ان کی اس میں Prevention بھی ہونی چاہیئے، Protection بھی ہونی چاہیئے، Rehabilitation بھی ہونی چاہیئے، Compensation بھی ہونی

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

چاہیئے، تین وزارتیں اس میں Involved ہیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اینڈ ہوم ڈیپارٹمنٹ، اس میں Financial implications ہیں، پراونشل اسمبلی کے جو رولز ہیں، اس کے مطابق Those Bills which involve financial implications cannot be introduced by Private Members as a Private Member Bill تو میں صرف ان کو یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم ایسے قانون لے کر آئیں جو کہ ہماری سوسائٹی کو، اس میں وویمن ہوں، چلڈرن ہوں، جو بھی ہو، ان کو Protect کریں، یہی ہمارا مقصد ہے۔ ان کے جو Opinions ہیں، ان کو میں Value کرتا ہوں، یہ میں Assure کراتا ہوں ان کو کہ جو ہمارا بل آئے گا، لاء ڈیپارٹمنٹ سے Vet ہو کر اس کو ہماری پارلیمنٹیرینز جو ہیں یہاں پہ اور ان کو میں ایک ساتھ بٹھاؤں گا، شاید کچھ ایسی چیزیں ہوں جو کہ ہم سے رہ گئی ہوں، وہ ہمیں یہ Ideas دیں گی، وہ ہم Incorporate کر لیں گے لیکن Parallel ہم ایک بل نہیں لے کر آ سکتے، یہاں پہ جب یہ بل آئے گا، اس سے پہلے I am going to assure her کہ ان شاءاللہ After budget میں ایک، یہی Female جو ہماری پارلیمنٹیرینز ہیں، ان کی ایک کمیٹی بنا کر اس کو یہ Further vet کریں، Further amend کریں، پھر اس کو لے کر آئیں گے، جب یہ مطمئن ہونگی، اس میں کوئی * + کی بات نہیں ہے، یہ بھی لوگوں کا بھلا چاہ رہی ہیں، ہم بھی لوگوں کا بھلا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اوکے، تھینک یو۔ جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے بات بھی کرنا چاہتی تھی اس پہ کہ جناب سپیکر صاحب، میری بہت ساری چیزیں ہیں جو کہ کا کس جو ہے وہ ان کو * + کر لیتا ہے اور پھر اس پہ کام کرنا شروع کر دیتا ہے اور اس میں اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو شگفتہ ملک کو اٹھائیں اور اس سے پوچھیں کہ جب انہوں نے میٹنگ کا کس نے شروع کی تو میں نے کہا کہ یہ میرا ڈھائی سال پہلے کا بل جو کہ میں نے جمع کروایا ہوا ہے اور انہوں نے وہاں سے، برانچ سے نکلوا کر اور اس نے اس پہ کام کرنا شروع کیا

ہے۔ جناب سپیکر صاحب، رولز یہ کہتے ہیں، اب رولز سنیں، یہ ہمارا Constitution ہے آرٹیکل 115اور اسمبلی رولز جو ہیںRule 79, KP Government Rules کہتا ہے کہ جب ایک

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

مہینے کے اندر اندر اگر بل کا جواب Negative یا Positive نہیں آتا ہے تو وہ بل سمجھا جائے گا کہ Adopt ہو چکا ہے۔ میں نے تو یہRuleاس سے پہلے نہیں پڑھا، میں تو چاہتی تھی کہ یہ بل یہاں پہ پیش ہو کیونکہ اس پہ میں نےWorking کی ہوئی ہے، اس میں میرے پاس سب کچھ ہے اور سر، جب * + کئے ہوئے بل پہ اگر کوئی اپنا نام لگانا چاہتا ہے تو لگالے، پی ٹی آئی کا تو کام یہی ہے کہ * + کئے ہوئے بلوں پہ اپنا نام چپکاتی ہے، میں تو نام چپکانے کے لئے نہیں کر رہی ہوں، میراGeneral Protection Billپڑا ہوا ہے، ابھی بتادوں تاکہ پھر کوئی یہ نہ کہے کہ ہم نے لایا ہے، میراChild Marriageپہ بل جمع ہوا پڑا ہے، میراJournalist Protectionپہ بل پڑا ہوا ہے، میرے پانچ بل ابھی تک پڑے ہوئے ہیں، کل کو یہ اٹھ کر کہیں گے کہ یہ ہم لے کر آئے ہوئے ہیں، ڈھائی سال پہلے میں نے جمع کرایا ہوا ہے اور جناب سپیکر صاحب، آج مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ گورنمنٹ وہی جو لوگوں کو کہتی ہے، پچھلی گورنمنٹ نے کیا کیا اور پچھلی گورنمنٹوں نے کیا کیا؟ جب ہم ان کی * + پہ اور ان کی کرپشنوں پہ آتے ہیں تو پھر ہمیں منع کیا جاتا ہے کہ ہم بات نہ کریں۔ جناب سپیکر، اس پہ میری محنت تھی، اس میں میں نے ایک ایک چیز کو اس پہ میں نےInvolve کیا تھا، یہ ایک عورت کے ساتھ زیادتی ہے کہ اس پہ ایسڈ پھینک دیا جائے، دو سالوں سے جناب سپیکر، دو سالوں سے میں انتظار ہی کرتی رہی کہ کوئی بل لے کر آئے گا اور جب نہیں لے کر آیا تو جب آج پہلا دن آیا تو انہوں نے میرے ساتھ ہی، یہ کیا سمجھتے ہیں کہ اپوزیشن ایک طرف، نگہت اورکزئی اب اس کے بعد ان کے ساتھ Cooperate نہیں کرے گی، چاہے مجھے اپوزیشن لیڈر، چاہے جو مرضی کریں گے، میں ان کا بہت احترام کرتی ہوں، میں ان کا احترام دل سے کرتی ہوں، وہ بیمار حالت میں آتے

ہیں، چاہے میرا پارلیمانی لیڈر مجھے کیوں نہ کہے، میرے بل * + ہونگے تو میں کبھی بھی گورنمنٹ کے ساتھ کسی قسم پہ بھی نہ بیٹھنے کے لئے تیار ہوں اور نہ بات کرنے کے لئے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: اچھا، میری عرض سن لیں، میری عرض سن لیں، بی بی، میری بات سن کر جائیں، میری بات سن کر جائیں، ایک منٹ، اگر بل * + ہوا تو اسمبلی سے * + ہوا ہے ناں، میری بات سن لیں، اس میں گورنمنٹ کا کیا قصور ہے؟ اس میں تو ہمارا قصور ہے، میں یہی بات کرنا چاہتا ہوں آپ سے ناں کہ اگر ہمارے کسی ڈیپارٹمنٹ سے کوئی چیز نکلتی ہے تو وہ تو ہماری ذمہ داری ہے، وہ کوئی محمود خان صاحب کی ذمہ

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

داری یا ان کے وزیروں کی ذمہ داری تو نہیں ہے نا، یہ ہم دیکھیں گے We will check it دوسری بات کہ آج تو RTI کا قانون ہے، لوگ انفارمیشن لیتے ہیں ہر جگہ سے، کوئی چھپانی والی چیز ہوتی نہیں ہے۔

(شور)

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: مجھے آپ ووٹنگ کرنے دیں کہ میں آگے جاؤں جی۔ آسیہ خٹک صاحبہ، جی۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ چلو ایک خاتون نے بل لایا ہے، ہم اس کی قدر کرتے ہیں لیکن اگر انہوں نے الزام لگایا ہے کہ یہ بل * +۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک منٹ آپ رکیں، ایک منٹ رکیں، نگہت بی بی پھر چلی گئیں باہر، مجھے بتایا گیا ہے کہ جیسے ہی کوئی آنریبل ممبر بل Submit کرتا ہے تو یہ کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیتے ہیں، اب یہ کہیں سے بھی لیا جاسکتا ہے، یہ ضروری نہیں کہ کاکس یا یہاں سے لیا گیا ہے، یہاں سے تو یہ کوئی سیکرٹ ڈاکیومنٹ تو ہے نہیں، تو اس کو بھیجا جاتا ہے کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کو اور پھر وہاں سے بھی پیپر تو لینا میں تو نہیں سمجھتا، کوئی بھی لے سکتا ہے۔ جی آگے چلیں۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: سپیکر صاحب، نہیں نہیں، ہمیں بات کرنے دیں سر۔۔۔

جناب سپیکر: ختم۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: بات، انہوں نے الزام لگایا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی وکالت کر دی ہے ناں، کا کس کی میں نے وکالت کر دی ہے جی، جی بولیں، جلدی جلدی بولیں کہ ہمارا بڑا کام ہے ابھی۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: سر، انہوں نے الزام لگایا ہے کہ بل * + کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ فضول کے جھگڑے میں آپ پڑ گئی ہیں۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: تو یہ تو 2018 سے پہلے سے Status of women پہ کاکس کام کر رہا تھا اور اس کے بعد جب ہماری حکومت آئی تو اس کے فوراً بعد جب کاکس فارم ہوا تو ہماری یہ سب کمیٹی اس پہ کام کر رہی ہے، تو ہم نے ان کا بل کیسے * +؟ دوسری بات یہ ہے سر، یہ دو تقریباً مختلف بل آرہے ہیں کیونکہ

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

یہ بل بن نہیں سکتا ہے، Acid and burn crimes جو ہے یہ بل نہیں بن سکتا ہے کیونکہ پی پی سی میں 336A اور 336B جو ہے، وہ کمپلیٹ اس چیز کو Cover کرتی ہے، تو یہ Crimes Act تو بن نہیں سکتا ہے سوائے اس کے کہ اس کی Prevention اور Rehabilitation پہ ہم بات کریں، تو کیسے ہم یہ بل مانگ سکتے ہیں؟ اور دوسری بات وہ کر رہی ہیں کہ ہم نے * + ہے، ایسا ہو ہی نہیں سکتا ہے کہ ہم کسی کا کام * +۔

جناب سپیکر: میں وہ * + والے الفاظ حذف کرتا ہوں۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: نہیں سپیکر صاحب، ہم نے اس پہ کام کیا ہے، ہم نے دو سال اس پہ کام کیا ہے۔

Mr. Speaker: The “Noes”, ہو گیا Noes مطلب The leave is not granted.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا زرعی اراضی کا تحفظ مجریہ 2021 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move that the leave may be granted to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Agricultural Land Bill, 2021, in the House.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to say that I may be granted leave under rule 77, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Agricultural Land Bill, 2021, in the House.

میری ان سے بات ہوئی ہے، انہوں نے کہا کہ آپ Introduce کرائیں، پھر اس کو کمیٹی میں بھیجیں گے، کمیٹی میں بھیجیں گے۔

Mr. Speaker: Okay, okay. The motion before the House is that the honorable Member may be granted leave, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Agricultural Land Bill, 2021, in the House? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The leave is granted. Janab Inayatullah Sahib, please move.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Agricultural Land Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: Bill stands introduced.

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

ابھی اطلاع آچکی ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے Monday کے دن دو بجے ہمارے جو یہ Merged districts کے ایم پی ایز ہیں، ان سے ملاقات کریں گے اور یہ اپنی بات ان سے کر سکتے ہیں۔ آپ سارے پلیز، اب اپنی سیٹوں پہ تشریف رکھیں۔

(تالیاں)

(ضم شدہ اضلاع کے اراکین اسمبلی اپنی نشستوں پر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: آپ سب کافی دنوں سے نیچے بیٹھے رہے، مجھے کافی افسوس ہے، ہو گیا ناں۔

جناب عنایت اللہ: وہ تو ہو گیا ہے، یہ دوسرا بھی میرا ہے ناں۔

مسودہ قانون خیبر پختونخوا لائیوسٹاک کی پیداوار کا بل 2021ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Inayat Ullah Khan, MPA, to please move that the leave may be granted to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Livestock Production Bill, 2021, in the House.

Mr. Inayatullah: Sir, I may be granted leave under rule 77, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Livestock Production Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the honourable Member may be granted leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Livestock Production Bill, 2021, in the House? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the leave is granted. Ji, Inayatullah Sahib, please move.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Livestock Production Bill, 2021, in the House

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

Mr. Inayatullah: Thank you, Sir.

مسودہ قانون بابت پختونخوا انرجی ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2021ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Sharafat Ali, MPA, to please move that the leave may be granted to introduce the Employees of Pakhtunkhwa Energy Development Organization (Regularization of Services) Bill, 2021, in the House. Ji, Sharafat Sahib.

Mr. Sharafat Ali: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I wish to move for leave under rule 77, to introduce the Employees of Pakhtunkhwa Energy Development Organization (Regularization of Services) Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the honourable Member may be granted leave to introduce the Employees of Pakhtunkhwa Energy Development Organization (Regularization of Services) Bill, 2021, in the House? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes', have it, the leave is granted. Ji, Sharafat Sahib, please introduce.

Mr. Sharafat Ali: Mr. Speaker, I wish to introduce the Employees of Pakhtunkhwa Energy Development Organization (Regularization of Services) Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. The sitting is adjourned.

نہیں نہیں، ہے، رہتا ہے ابھی، بلز ختم ہو گئے، بلز ختم ہو گئے ہیں جی، آگے بحث کی طرف۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، میں قرارداد۔۔۔۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن کا وہی قانون، اس پہ میں رولنگ دے چکا ہوں کہ جو Current issue ہو گا اس میں تو آپ لوگ لا سکتے ہیں، ویسے جو ہیں وہ Through Assembly آئے تاکہ کل پرسوں جو ادھر واقعات پیش آئے، وہ آئندہ نہ ہوں۔ تو Through Assembly آپ جمع کریں اور ایجنڈا پر لے آئیں گے ہم۔

جناب منور خان: وہ تو آتی ہی نہیں۔

جناب سپیکر: آئیں گی، ابھی تو ہم نے اختیار ہی آپ کو دے دیا، آج جو میں نے آپ کے ساتھ میٹنگ کی ہے کہ آپ لوگ خود فیصلہ کریں کس کی ریزولیوشن آنی ہے، کس کا کوسچن آنا ہے؟ کیونکہ یہ ساری چیزیں آپ کی ہوتی ہیں اور آپ کے ساتھ ٹریژری کا بھی بندہ بیٹھے گا۔

جناب منور خان: یہ ایک جی۔

جناب سپیکر: تو رولنگ کا کیا ہو گا جو میں دے چکا ہوں اس کے اوپر؟ اس کے اوپر رولنگ ہے۔ پرسوں، آپ شاید پرسوں نہیں تھے، رولنگ تھی اس کے اوپر کہ آئندہ صرف ریزولیوشن ایجنڈے کی لی جائے گی اور۔۔۔۔

جناب منور خان: لیکن سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے اپنی رولنگ یاد نہیں تھی اس وقت، بعد میں رولنگ یاد آگئی ہے، آپ کی ایجنڈے پر جلدی لے آئیں گے، جمع کرا دیں آپ، لے آئیں گے۔ Discussion on Chashma right bank lift canal اور یہ دونوں ساتھ لیتے ہیں یا الگ الگ، ساتھ ہی لے لیں، چشمہ ہو گیا نا؟ چشمہ ہو گیا، ڈسکشن تو ہو گئی تھی، Conclude کون کرے گا؟

جناب منور خان: جی وہ ریزولیوشن۔

جناب سپیکر: Resolutions through Assembly اس دن ہو گئی بات ابھی Direct resolutions ہم نہیں لیں گے Through Assembly تاکہ ڈیپارٹمنٹ یہاں پر آئے، وہ دیکھے ریزولیوشنز۔ (شور) جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: چلو یہ Conclude کر لیں چشمہ کو، اس کے بعد آپ ٹائم لے لیں، چشمہ کے اوپر بولتے ہیں، چشمہ رائٹ بنک کینال کے اوپر؟ ثناءاللہ صاحب، آپ چشمہ رائٹ بنک کینال کے اوپر بات کرنا چاہتے ہیں؟

صاحبزادہ ثناءاللہ: نہیں، ایک پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر دیتا ہوں، میں آپ کو دونگا پوائنٹ آف آرڈر، اس کے بعد لے لیں، کامران صاحب کے بعد، یہ بڑی دیر سے پوائنٹ آف آرڈر مانگ رہے ہیں، یہ Conclude کر لیں چشمہ کو پھر آپ لے لیں۔ جی منسٹر صاحب، محب اللہ صاحب، یہ Conclude کریں گے۔

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری وامداد باہمی): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اپنے سب معزز ممبران کا انتہائی مشکور ہوں جو اس نے ایک اہم منصوبے پر بحث کے لئے منظور کیا تھا اس اسمبلی میں اور ابھی تک اس پہ تقریباً مسلسل ڈسکشن ہوئی ہے۔ پہلے اس میں لکھا تھا کہ چشمہ رائٹ بنک کنال، ابھی بات جو ہے جو نئی بات ہو رہی ہے وہ لیفٹ کینال کی ہے، ابھی جو موجودہ Status ہے، اس پہ بات ہونی چاہیئے۔ یہ جو سی آر بی سی لیفٹ کینال، رائٹ کینال جو ہے یہ 1984 میں شروع ہوئی تھی اور پھر 2003 میں یہ کینال جو ہے یہ چشمہ سی آر بی سی، یہ مکمل ہوئی تھی اور اسی ٹائم میرے خیال پہ تقریباً اس سے چھ لاکھ ایکڑ زمین وہ سیر اب بھی ہو رہی ہے۔ اس میں تقریباً چار لاکھ KP کی ہے اور دو لاکھ ایکڑ زمین پنجاب کی ہے۔ اس کے بعد 1995 میں ایک اور اس کے لئے، لیفٹ کینال کے لئے، واپڈا نے پلاننگ کمیشن کے ساتھ ایک فیزیبلٹی جمع کرائی اور وہی فیزیبلٹی تقریباً بہت اس پر ٹائم گزر گیا اور آگے اس پر کچھ کام نہیں ہوا، تقریباً میرے خیال پر جتنے لوگوں نے اس پہ پہلے جو بات کی ہے، وہ کہہ رہے تھے کہ تقریباً بیالیس سال گزر گئے ہیں، اس ملک کے ایگریکلچر کے لئے کسی نے کوئی کام نہیں کیا ہے۔ تو جناب سپیکر، ان کی بات سے ہم

متفق ہیں کہ ایگریکلچر کو کسی نے Priority نہیں رکھی ہے اور نہ پچھلے Tenure میں، نہ پچھلے حکمرانوں نے، اب بھی جو وقت آیا ہے اور جناب عمران خان صاحب نے گورنمنٹ سنبھالی ہے تو 2019 سے، 2018 سے جو اس کی گورنمنٹ شروع ہوئی تو اس نے اس کے لئے ایک سو Days plan رکھا تھا اور وہی سو days plan میں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کو فیڈرل گورنمنٹ نے یہ Priority قرار دیا اور اس نے ایگریکلچر کے لئے جو پاکستان، ہم اس کے ساتھ ہم متفق ہیں اس بات پہ کہ یہ ایک زرعی ملک ہے اور ہمارے جو Eighty percent لوگوں کا دارومدار ہے وہ زراعت پر ہے اور زراعت کو بہت کچھ دینا چاہیئے تھا، مطلب ہے کہ اس کو ایک صنعت کا درجہ دینا چاہیئے تھا کیونکہ ہمارے جتنے بھی دیہات کے لوگ ہیں، وہ اس پہ اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ پھر ان لوگوں نے ہمارے جو اپوزیشن کے دوست ہیں، ان لوگوں نے کہا، بلکہ عنایت خان نے کہ پانی کا مسئلہ بہت زور پہ ہے اور مطلب ہے کہ پاکستان میں Water table جو ہے ناں وہ نیچے جا رہا ہے اور مطلب ہے کہ پاکستان ایک ریگستان کی طرف، جو دس ممالک اس میں شامل ہیں Climate change میں، ان میں پاکستان کا پانچواں نمبر ہے۔ اس سے ہمارے وہ بلین ٹریز سونامی پراجیکٹ کی تصدیق ہوتی ہے کہ مطلب جناب عمران خان صاحب نے پچھلے Tenure میں یہ سوچ رکھی اس گورنمنٹ کے ساتھ اور ساری قوم کے سامنے یہ سوچ رکھی کہ جہاں تک ہمارے سارے جنگل ہیں اور ہمارے جتنے جنگلات ہیں، ان کی کٹائی ہو رہی ہے اور جتنے ہمارے درخت ختم ہو رہے ہیں اور ہمارا موسم بہت جلدی سے وہ تبدیل ہو رہے ہیں اور دنیا میں وہ تقریباً Climate change میں پاکستان کا پانچواں نمبر ہے، جو بہت خطرناک دور سے وہ گزر رہا ہے۔ تو میرے خیال پر یہ ان لوگوں کی نشاندہی ہے اور ہم ان کے مشکور ہیں کہ وہ وہی بلین ٹریز سونامی کا جو ہم چلا رہے تھے پچھلے Tenure میں اور اس Tenure میں Ten Billion Trees Program ہے سارے پاکستان میں جو Launch کیا ہے، یہ اس بات کی ثبوت ہے کہ جناب عمران خان ایک دور اندیش اور اس کی یہ سوچ ہے کہ پاکستان جو ریگستان میں تبدیل ہو رہا ہے وہ بچ جائے۔ تو ان شاءاللہ اس پہ بھی یہ گورنمنٹ ہے اور ہماری فیڈرل گورنمنٹ ہے کہ اس پر کام ہو رہا ہے اور ان شاءاللہ پاکستان کو ہم وہی جو اس کو مشکلات آنے والی ہیں بلکہ میں ایگریکلچر یونیورسٹی کی ایک رپورٹ یہ بھی بتاؤں کہ اس نے Climate change پہ لکھا ہے کہ اگر اس پہ کوئی غور نہیں کیا گیا تو آنے

والے پچیس سال یا چالیس سال میں، پچیس سے لیکر چالیس سال میں جو چترال سے لیکر ملتان تک یہ علاقہ جو ہے ناں، یہ علاقہ یہ ریگستان بن جائے گا اور اس کے Water tables بہت نیچے جائیں گے اور یہ پھر کسی سبزے کے اگانے کی قابل نہیں رہے گا جناب سپیکر، تو اس سے بھی یہ تصدیق ہو جاتی ہے کہ اس ملک میں بہت تیزی سے جو ہے ناں، اس کا پانی کا مسئلہ ہے اور بہت تیزی سے ملک میں Water table نیچے جا رہا ہے، اس لئے ہمیں بلین ٹری سونامی اور Climate change پر ہمیں کام کرنا چاہیے۔ باقی اس دن ہم ہاؤس کو یہ Insure کراتے ہیں کہ وہ ہماری Priority اور پالیسی میں شامل ہیں جو پچھلی گورنمنٹ میں تھے، ہمارے اس پہ، اور اس میں بھی شامل ہیں۔ ابھی بات ہماری ایگریکلچر چونکہ چشمہ رائٹ بنک کینال جو ہے Basically اس میں تین Components ہوتے ہیں، اس میں ایک واپڈا ہوتا ہے اور واپڈا کے ساتھ اس میں ایریگیشن، ایریگیشن کے ساتھ جب وہ مطلب ہے، وہ کینال بناتے ہیں اور اس کی وار بندی، چک بندی ہوتی ہے، اس کے بعد پھر کمانڈ ایریا اس کا ڈیویلپ کرنا یہ ایگریکلچر کا کام ہوتا ہے، تو اس پہ بھی میرے خیال میں 2003 کے بعد اور اس کے بعد کسی نے کوئی کام نہیں کیا ہے اور اس لفٹ کینال کے بارے میں کسی نے نہیں سوچا ہے۔ 2016 میں ہماری گورنمنٹ میں وہ پلاننگ کمیشن میں گیا ہے جناب سپیکر، جون 2016 میں ہماری کے پی گورنمنٹ، جو اس ٹائم ہماری پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ تھی، وہ فیڈرل کے ساتھ جا کر اس نے یہ پی سی ون ادھر جمع کرایا ہے پلاننگ کمیشن کو اور پھر 17 کو اس کو Feasibility study کے لئے پھر ان کو کہا گیا ہے اور اس پہ Feasibility study کا ابھی کام ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، ابھی ایگریکلچر کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں؟ سارے پاکستان میں یہ ایک Neglected department جو چالیس سال سے آ رہا ہے اور یہ میں آج اس بات پہ بہت خوش ہوں، کہ یہ لفظ میں نے جناب اپنے قابل احترام لطف الرحمان صاحب سے سنا ہے کہ چالیس سال گزر گئے ہیں اور ایگریکلچر پر کوئی کام نہیں ہوا ہے، جو ہمارے والد محترم وزیر اعلیٰ کے دور میں اس پہ کام ہوا تھا اور اس کے بعد اس پر کوئی کام نہیں ہوا ہے، تو یہ وہ بھی مانتے ہیں اور اس کے بعد والے لوگ بھی مانتے ہیں کہ اس پہ کام نہیں ہوا ہے اور ہم بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ ایگریکلچر کو جو درجہ دینا چاہیے تھا، اس کو Priority پر رکھنا چاہیئے تھا، وہ کسی نے نہیں کیا ہے ابھی تک، تو ہماری جو پچھلی گورنمنٹ آئی، اس پہ ہمارے خیبر پختونخواہ کا ایگریکلچر میں،

ہمارااے ڈی پی شئیر جو تھاناں وہOne billion تھااور جب جناب پرویز خٹک کے پی کا وزیر اعلیٰ جب بنا تو اس نے ایگر یکلچر کا وہ فنڈ بڑھا کر اس نے تقریباً دوارب اے ڈی پی میں ان کا شیئر رکھا اور وہ دوارب پہ پہنچ گیا۔ ابھی اس حکومت کی Priorities میں ایگر یکلچر ڈیپارٹمنٹ کے اے ڈی پی میں شیئرز ہم نے بڑھا کر یہ KP government کو اور ہمارے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو اور ہمارے چیف منسٹر جناب محمود خان کو اس کا کریڈٹ جاتا ہے کہ اس نے Priority رکھ کر اس ڈیپارٹمنٹ کا شیئر اس اے ڈی پی میں سترہ (17) ارب تک پہنچا دیا اور ابھی ہمارا شیئر جو ہے ناں، جو ورلڈ بینک کی Foreign funded share وہ ملا کر تو ہمارا سترہ (17) بلین ہماری اے ڈی پی میں شیئر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے تقریباً نیشنل ایگر یکلچر ایمر جنسی بھی نافذ کی ہے، اس کے نیچے تقریباً گیارہ پراجیکٹس اس صوبے میں چل رہے ہیں اور اس کے ساتھ جو واٹر کا مسئلہ ہے اور یہ بیان کر رہے ہیں، تو یہ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہمارے جتنے بھی اس صوبے کے واٹر کورسز کی جتنی بھی لائینیں ہیں، جن سے ہم ایریگیشن کرتے ہیں اور اس کا پانی جو ہمارا ضائع ہوتا ہے تو ہماری Statistical report یہ ہے تقریباً 75 ہزار سارے اس KP کے ہمارے واٹر کورسز ہیں جن سے ہمارے زمیندار وہ Facilitate ہوتے ہیں اور اپنی کھیتوں کو Irrigate کرتے ہیں۔ تو آپ دیکھیں گے کہ 1947 سے لیکر 2018 تک ان 75 ہزار جو اس کے واٹر کورسز تھے، اس میں ہم نے جو اتنا بڑا سفر کر کے اور مولانا صاحب نے بتایا کہ چالیس سال یہ ڈیپارٹمنٹ Ignore رہا ہے، وہ یہ صحیح کہہ رہا ہے کہ Ignore رہا ہے، ہم نے کیا کیا ہے کہ ہم نے وہ 75 ہزار میں سے صرف 25 ہزار پختے کئے ہیں کہ اس میں پانی کا ضیاع نہ ہو اور ہماری ایگر یکلچر میں لوگ Facilitate ہوں، تو اس کیلئے ہم نے ایگر یکلچر ایمر جنسی میں یہ جو پانی کا ضیاع ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے اس کیلئے ایک پراجیکٹ لایا، پی ایس ڈی پی پراجیکٹ اور اس پراجیکٹ کا نام National Programme for Enhancement of Water Courses in Khyber Pakhtunkhwa7. اس کے نام سے ہم نے ایک پراجیکٹ Launch کیا اور وہ پراجیکٹ ابھی خیبر پختونخوا اور فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ، اس کے شیئرز کہ وہ ہم چلا رہے اور اس میں ہمارا ٹارگٹ تقریباً، ہمارا ٹارگٹ اس میں 13 ہزار واٹر کورسز وہ پختہ کرنے کے ہیں جو یہ ایک بہت بڑا انقلاب ہے میرے خیال میں اور جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ ہم

نے ایک اور پراجیکٹ جو ورلڈ بینک سے اس ہمارے خیبر پختونخوا کی حکومت نے منظور کروایا ہے، Khyber Pakhtunkhwa Irrigated-Agriculture Improvement Project تقریباً 32ارب سے ہم نے وہ پروگرام شروع کیا ہے، یہ جو دو پراجیکٹس اس ٹائم خیبر پختونخوا حکومت چلا رہی ہے تو اس میں تقریباً میرے خیال میں 32 ہزار واٹر کورسز ان شاءاللہ ہم ان پانچ سال میں ہم پختہ اور پکے کرینگے جو ایک انقلاب ہوگا اور جو میرے دوستوں نے اس پر بات کی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ Ignored department رہا ہے اور اس پر کسی نے توجہ نہیں دی ہے، تو اس کی تصدیق اس سے ہوتی ہے کہ مطلب 47ء سے لیکر 2018 تک اس میں 75 ہزار واٹر کورسز ہم نے پکے کیئے ہیں اور ان شاءاللہ تقریباً ان پانچ سال میں ہمارے دو سال اس میں گذر گئے ہیں اور تین سال آئندہ ہم 32 ہزار واٹر کورسز پکے کرینگے اور یہ جو ہمارا ٹارگٹ ہے، ان شاءاللہ 75 ہزار ان شاءاللہ ہم 50 ہزار واٹر کورسز ہم پکا کرنے کے ٹارگٹ کو ہم پار کرینگے۔ تو یہ میرے خیال میں اس صوبے کی ایگریکلچر میں انقلاب لائے گا اور یہ ایک بہت بڑا اقدام ہے اور اس صوبے کے عوام کا اور اس صوبے کے زمیندار لوگوں کی ان شاءاللہ اس سے تقدیر بدلے گی اور ہمارے جتنے بھی اپوزیشن کے ممبران صاحبان ہیں، ان سے میری ریکویسٹ ہے کہ اگر ان کے حلقوں میں ایسے پروگرام ہیں کہ ان کے واٹر کورسز وہ بنانا چاہتے ہیں، اگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہماری زمینوں میں پانی کا ضیاع نہ ہو اور اس پروگرام سے ہم آگے جا کر اس سے فائدہ لے لیں تو ان کو بھی اس ایوان میں ان کو میری ریکویسٹ ہے کہ اس پروگرام سے آپ Facilitate ہو سکتے ہیں اور مطلب اس صوبے کی گندم اور اس کی جتنی بھی پیداوار ہے، اس میں Vegetables ہیں، اس میں Fruits ہیں، اس میں سب کچھ ہے، ہمارے صوبے میں اکیلا یہ نہیں ہے کہ ہمارا صوبہ صرف گندم پیدا کرتا ہے، ہمارا صوبہ بہت ساری چیزیں پیدا کرتا ہے اور اس میں پھل، سبزیاں، گندم، جوار، مکئی سب چیزیں جو ہیں، اس میں اخروٹ، مطلب ہے اگر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ جتنے بھی پھل پیدا ہوتے ہیں، سارے پاکستان میں جتنے بھی نمبرز ہیں اس کے تو اس کے تقریباً 75 فیصد نمبر KP پیدا کرتا ہے، تو وہ بھی ہمارا ایک پروگرام ہے جو اس گورنمنٹ کا اور ہماری فیڈرل گورنمنٹ کا ایک بہت بڑا اقدام ہے اور شاید ہمارے دوستوں کو اس کا پتہ بھی ہے۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ہم نے Wheat Productivity Enhancement

Progamme ہم نے پی ایس ڈی پی میں Launch کیا ہے جو اس پہ ہم سبسڈی دے رہے ہیں اور اس سے سارے زمیندار ہمارے وہ Facilitate ہو رہے ہیں اور ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ جس طرح سے ان کی امداد کی جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے Productivity Enhancement Programme جو Rice کا ہے وہ بھی ہم نے متعارف کرایا ہے اور وہ بھی ہماری Priority ہے کہ Rice میں بھی ہمارے صوبہ کی پیداوار بھی زیادہ ہو اور ہمارے جتنے بھی زمیندار ہوں وہ بھی اس سے Facilitate ہوں۔ National Oil Seed Enhancement Programme وہ بھی اس صوبے کا چل رہا ہے اور اس پہ ہمارے نیشنل پروگرام میں ہم نے پی ایس ڈی پی اور اے ڈی پی کا مشترکہ ایک پروگرام ہے جو چل رہا ہے، اس کے ابھی Olive کا پروگرام ابھی ہم شروع کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جو ہماری تیلدار فصلات ہیں، ان کو ہم تقریباً پہلے سے اس پہ جو سبسڈی ہے، اس کیلئے مراعات دے رہے ہیں، ابھی ہماری KP کا جتنا بھی Cultivated land ہے اور جہاں ہم فصل اگاتے ہیں تو ادھر ہمارے ساتھ تقریباً اس ٹائم بیالیس لاکھ ایکڑ زمین Cultivated land ہے جو زمیندار استعمال کرتے ہیں، اس میں تقریباً بائیس لاکھ ایکڑ زمین وہ بارانی ہے اور بیس لاکھ ایکڑ زمین وہ Irrigated ہے، اس کیلئے بھی ہم نے پروگرام پی ایس ڈی پی نیشنل پروگرام میں لایا تھا جو میرے خیال میں کسی گورنمنٹ نے چالیس سال تک اس پر نہیں سوچا تھا کہ اس کیلئے اتنا بڑا پروگرام ہم Launch کریں یا جو ہمارے بارانی ایریاز ہیں، ان کیلئے ہم کام کریں، تو اس بارانی ایریا کیلئے بھی ہم نے نیشنل پروگرام، Water Conservation Program and Soil Conservation Program جو ابھی وہ ہماری پی ایس ڈی پی، اے ڈی پی نیشنل پروگرام میں Reflected ہیں اور ان پر کام جاری ہے، تقریباً چودہ بلین KP government اس پر لگا رہی ہے اور وہی لوگ جو ہمارے South region ہے، جو ہمارے Hilly areas ہیں، اس پہ ہم کام کرتے ہیں اور مطلب Water Conservation plus Soil Conservation ہم کر رہے ہیں اور اس کے پراجیکٹس ہیں، ہمارے سارے جتنے بھی دوست ہیں ان سے وہ سارے خیبر پختونخوا کے زمینداروں کیلئے ہے، اس سے یہ استفادہ کر سکتے ہیں اور اپنے لینڈ اور Soil کو یہ بچا سکتے ہیں۔ ابھی جو خان صاحب ہر جگہ پہ وہ جاتے ہیں، ہر جگہ پہ تقریر کرتے ہیں، تو ایگریکلچر اس میں خواہ مخواہ شامل ہوتی ہے

اور ایگریکلچر پہ اس کی Priority ہے اور اس کے ہم مشکور بھی ہیں، یہ پہلا صوبہ ہے کہ ہم نے فوڈ سیکورٹی پالیسی بنائی ہے اور فوڈ سیکورٹی پالیسی میں تقریباً شارٹ ٹرم، مڈ ٹرم، لانگ ٹرم کی پالیسی کی ہم نے تجویز دی ہے اور اس کی بھی 136 بلین کا ہمارا ٹارگٹ ہے کہ ہم ان شاء اللہ، ہمارے صوبے کے جو وزیر اعلیٰ ہیں جناب محمود خان صاحب، وہ بھی اس میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے چیف سیکرٹری صاحب اس میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں، تو وہی پالیسی بھی بنی ہے، ایک زبردست جامع پالیسی ہے اور تقریباً 136 بلین ہمارا ارادہ ہے کہ اس میں بہت بڑے زیادہ پروگرام ہیں کہ وہ بھی ہم Launch کریں اور ایگریکلچر کو ہم ہر طرح سے اوپر لے کر آئیں اور اس صوبے کو اور اس ملک کو ہم، جو ایک زرعی ملک ہے، نام کا یہ ایک زرعی ملک ہے تو حقیقی معنوں میں ہم اس کو ایک زرعی ملک بنائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ابھی جو ہمارے مرکز میں چل رہے ہیں تو Agriculture Transformation Plan وہی بھی ہماری Priority ہے۔ جو تیسرا پروگرام ہے وہ بھی چل رہا ہے، ان شاء اللہ اس میں بھی ہمارے پراجیکٹس جو ہیں ناں، ابھی ہم نے فنانس ڈویژن اور پلاننگ کمیشن کو جمع کرائے ہیں، تو ان شاء اللہ اس میں بھی بڑا پیسہ اس صوبے کو آئے گا اور ان شاء اللہ اس کے زمیندار اور اس کے جتنے بھی ہمارے ایگریکلچر لینڈ ہولڈرز ہیں اور ہمارے جتنے بھی لوگ ہیں، ان شاء اللہ اس سے Facilitate ہو جائیں گے اور یہ صوبہ ان شاء اللہ اوپر آئے گا، بلکہ صوبہ نہیں پاکستان کیلئے سوچ رہے ہیں۔ میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ یہ پاکستان کی پہلی حکومت ہے جو فیڈرل میں بنی ہے، اس نے ایگریکلچر ایمرجنسی پروگرام کے تحت 309 ارب روپے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کیلئے پہلے مرحلے میں وہ مختص کئے تھے، وہ چل رہے ہیں اور نئے نئے اس میں پروگرام Include ہو رہے ہیں، اس کے ساتھ ٹانک، ڈی آئی خان ہمارا، وہی سائیڈ جو ہے وہ ہمارا فوڈ باسکٹ ہے اور ان کی اس بات سے بالکل ہم اتفاق کرتے ہیں کہ ادھر ہماری گندم کی پیداوار بہت زیادہ ہو سکتی ہے اور وہ ہماری جو ضروریات ہیں وہ پوری تو نہیں کر سکتی کیونکہ اس صوبے کا، جو ہماری ضرورت ہے وہ تقریباً 46 میٹرک ٹن ہے اور اس صوبے کی پیداوار تقریباً دس بارہ لاکھ میٹرک ٹن سے لیکر پندرہ سولہ لاکھ میٹرک کے درمیان ہے۔ تو ایک دم ہم جم نہیں کر سکتے کہ ہمارا صوبہ ہر طرح کی گندم میں یہ Facilitate ہو گا اور ہم خود کفیل ہو جائیں گے لیکن ایک کوشش ہے، جو ایک زبردست کوشش جاری ہے اور میرے خیال سے

میرے دوستوں کو اس کو Appreciate کرنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی جو ہمارا گومل زام، ادھر ہمارے ڈی آئی خان میں ایک بہت بڑا پراجیکٹ جو واپڈا نے گومل زام ڈیم بنایا ہے اور اس کے ساتھ ہمارے ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے دو کینال بنائی ہیں، ون کینال اور جو مین کینال تھی وہ بنائی تھیں، اس کے نیچے جو کمانڈ ایریا ہے وہ تقریباً دو لاکھ ایکڑ ہے اور وہی دو لاکھ ایکڑ زمین وہ بھی ہمارے اس صوبے کی قسمت کو بدل سکتی ہے، جب ان شاءاللہ یہ ہم ساری کی ساری سسٹم میں ڈالیں گے اور ہماری کوشش ہے کہ ان شاءاللہ وہ ہم ڈالیں گے سسٹم میں، جناب سپیکر، جب 2018 میں میں نے چارج سنبھال لیا تھا، As an Agriculture Minister جب میں نے ادھر دورہ کیا تو اس کے نیچے جو کمانڈ ایریا تھا، وہ کمانڈ ایریا اس میں تقریباً چار سو واٹر کورسز جو ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی کینال کے برابر تھے، مطلب کہ اس کے ایک واٹر کورس کی Width اور اس کی Length اتنی وہ ہوتی ہے جیسے کہ ایک ایریگیشن چینل جو ہوتا ہے، یہ کینال جو ہوتی ہے، مطلب کہ ایک Simple water course وہ نہیں ہوتا تو وہ تقریباً چار سو واٹر کورسز تھے جو ہمارے ٹائم، جب ہم گئے تو اس میں ساٹھ واٹر کورسز بنے تھے، ہم نے اپنے دو سالوں میں اس میں سے 123 واٹر کورسز بنائے اور 81 واٹر کورسز جو ہیں وہ ابھی ان شاءاللہ Completion کی طرف جائیں گے اور باقی جو ہے ناں وہ ایوارڈ ہو چکے ہیں، تو کوئی بھی زبردست ہو، دو لاکھ ایکڑ زمین ان شاءاللہ گومل زام کے سسٹم میں آئے گی، اس میں تقریباً اٹھارہ بیس ہزار ایکڑ زمین جو ہے وہ تقریباً، ابھی تقریباً ایک لاکھ تک ہے اور اٹھارہ بیس ہزار ایکڑ ابھی ہم گندم کے لئے استعمال کرتے ہیں، باقی مختلف سبزیات اور اس کے لئے، تو ان شاءاللہ بہت جلد اس Tenure میں ان شاءاللہ دو لاکھ ایکڑ زمین جو گومل زام کی ہے وہ ان شاءاللہ سسٹم میں آئے گی اور وہی ہماری ایگریکلچر جو KP ہے اس میں ان شاءاللہ اس سے بڑا مستفید ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ جو لفٹ کینال کی جو بات ہے، اس پہ ہماری KP government کی بہت ایک زبردست نظر ہے اور یہ میں اس کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں، چونکہ وہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہے لیکن اس پہ 2017 میں بھی ایک میٹنگ ہوئی تھی، 2018 میں، اس کے بعد 2019 میں بھی ایک میٹنگ اس پہ ہوئی ہے، 5 نومبر 2019 میں اس کی ایک میٹنگ ہوئی ہے اور وہی لفٹ کینال جو ہے وہ تقریباً ابھی اس کو سی پیک میں شامل کیا گیا ہے اور وہ بھی پلاننگ جو ہماری JCC ہے، Joint Coordination Committee

چائنا سی پیک کے ساتھ جو ہے، ان شاءاللہ اس سے وہ Approval اس کی ہوئی ہے، جو لفٹ کینال ہے، اس کی Approval سی پیک سے ہوئی ہے اور ان شاءاللہ آئندہ جو سی پیک میں ہماری اس کے ساتھ جو کوآرڈینیشن چل رہی ہے اس کے ساتھ، تو مزید اس میں ان شاءاللہ جو بھی Progress ہے وہ ہمارے وزیر اعظم جناب عمران خان صاحب کی خود بھی اس پہ نظر ہے اور ساتھ ساتھ ہمارے خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ جناب محمود خان صاحب کی بھی Priority ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے کہ اگر یہ سی آر بی سی لفٹ کینال پر اگر ہم اس کے ساتھ بات کریں گے سی پیک میں اور فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اگر یہ ہمیں وہ دے دیتے ہیں تو یہ KP government خود کرے گی تو ان شاءاللہ لفٹ کینال کا اس کا جو گلہ ہے اور یہ اس کا جو پوائنٹ ہے، ان شاءاللہ وہ سی پیک میں Include ہے ان شاءاللہ اور وہ بہت جلد سی پیک کا حصہ بن جائے گا، اس کی Approval ہوئی ہے اور جس طرح اب یہ چاہتے ہیں کہ یہ حقیقت میں ایک زرعی ملک بن جائے، تو میرے دوست جو ہیں ناں یہ فکر نہ کریں اور یہ ایک زرعی ملک بننے جا رہا ہے اور پوری توجہ جناب عمران خان کی اور KP government وزیر اعلیٰ جناب محمود خان کی اور ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی اور ہمارے جو آفیشلز ہیں ان کی ہے، ان شاءاللہ یہ سب ہو جائے گا۔ تھینک یو، مہربانی۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر ڈپٹی سپیکر جناب محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: محب اللہ خان، محب اللہ خان صاحب نے بڑی تفصیلی بات کی لیکن میں اپنے اپوزیشن بھائیوں سے ایک ریکویسٹ کروں گا، انہوں نے جو آپ کو Offer کی ہے، اس سے آپ فائدہ اٹھالیں، جو انہوں نے کہا تھا کہ واٹر مینجمنٹ میں جو Segments ہیں، آپ آ سکتے ہیں، تو یہ Offer آپ کے لئے محدود مدت کے لئے ہے، آپ اس سے فائدہ اٹھالیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ تمام اپوزیشن ممبران نے، اکرم خان درانی صاحب نے اور گورنمنٹ سائیڈ نے بھی اس بات پہ اتفاق کیا ہے کہ اس کو پی ایس ڈی پی میں شامل کرنا چاہیئے، تو سب نے کہا تھا کہ اس پہ ہم ایک متفقہ قرارداد اس اسمبلی سے پاس کرائیں، تو اپوزیشن ممبران اور گورنمنٹ کے ہمارے منسٹر صاحبان آج بیٹھیں اور کل ہمارا Friday کا سیشن ہے، تو ایک متفقہ قرارداد اس کے بارے میں لے آئیں کہ ہم اس اسمبلی سے وہ پاس کرائیں۔ یہ جو حصہ ہے، جس

علاقے کے لئے بات کی جا رہی ہے تو وہ پورا خیبر پختونخوا کا حصہ ہے، ہم سب کا حصہ ہے اور اس سے پورا خیبر پختونخوا آباد ہو گا ان شاءاللہ جی، تھینک یو۔ ابھی جناب خوشدل خان صاحب نے ٹائم مانگا ہے، اس پہ بات کرنا چاہتے ہیں بجٹ پہ، تو جناب خوشدل خان صاحب۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> سر، ما خو مخکښې ټائم غوښتے وو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> یہ پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے جی، آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پہ ٹائم مانگا ہے، یہ پوائنٹ آف آرڈر پہ نہیں ہے، یہ ایجنڈا آئٹم (26(b ہے۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> سپیکر صاحب، ماله ستاسو مخکښې را کړے دے، تاسو اوګورئ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میرے پاس جو ڈیٹیل پڑی ہوئی ہے جی، اگر آپ اس پہ پھر بات کرنا چاہتے ہیں کہ پھر آپ کا نام میں نوٹ کر لوں اس میں، تو آپ ان کو ریکویسٹ کر لیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> زه یو دوه خبرے کوم بیا ته اوکړه خیر دے، اؤ، دوه خبرے کومه۔ بسم اللہ الرحمن لرحیم۔ سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بہت اہم Topic جو آئندہ مالی سال کے لئے جو بجٹ کا ہے، اس پر جو تجاویز مانگی گئی ہیں، جناب سپیکر، اس بجٹ کو ہم۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ہشام انعام اللہ صاحب، آپ ان کے پوائنٹس نوٹ کرتے جائیں، آپ Respond کریں گے پھر۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> اس بجٹ کو ہم عوامی بجٹ کہہ سکتے ہیں یا اس بجٹ کو ہم عوام کی امنگوں کا بجٹ کہہ سکتے ہیں، جو عوام کی Proposals تجاویز کے مطابق بنا ہو۔ میری یہ تجویز ہے کہ اب بھی ٹائم ہے، ابھی تک بجٹ کو Present نہیں کیا گیا، اس پر سیمینار ہونے چاہئیں اور اس میں رولنگ پارٹی کے ممبران اور ہمارے اپوزیشن ممبران کو بیٹھ کر ان سے تجاویز لی جائیں Written میں، کہ ہم کس طرح اس بجٹ کو بنائیں کہ وہ عوامی بجٹ بن جائے، ہم کہاں سے Receipts لائیں اور کس طرح ہمارے Expenditures کیا ہیں؟ جو رواں مالی سال، اب ہمارے ایک ممبر کو بھی معلوم نہیں ہے کہ آیا یہ رواں مالی سال کا جو بجٹ ہے، ابھی اس میں چند دن باقی ہیں کہ جو اس وقت بجٹ پیش کیا گیا تھا اور انہوں نے کہا کہ

وہاں سے ہماری آمدن آئے گی، Receipts ہماری آئیں گی، آیا وہ آچکی ہیں، آیا وہ کمی پوری ہو چکی ہے یا نہیں؟ کسی کو معلوم نہیں ہے اور جو انہوں نے بجٹ میں Lay down کی تھیں Receipts، آیا ہمارے Expenditures اس کے مطابق ہوئے ہیں کہ نہیں؟ اور ہمارے Expenditures زیادہ ہیں اور ہماری Receipts کم ہیں، کسی کو یہ پتہ نہیں ہے، اگر یہ سیمینار مقرر کیا جائے اور ہمیں اس میں بتائیں، ہمیں فنانس ڈیپارٹمنٹ بتائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رنگیز خان صاحب، آپ اپنی سیٹ پہ چلے جائیں، باتیں نہ کریں، اپنی سیٹ پہ جائیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: پی اینڈ ڈی والے بتائیں، تو یہ ہمارے لئے بلکہ حکومت کے لئے بہتر ہوگا۔ تو میری یہ ایک تجویز ہے، Proposal یہ ہے کہ اس پر یہاں اسمبلی کے اندر، یہاں مطلب ہے اس بلڈنگ میں ایک سیمینار ہونا چاہیئے، ایک ڈسکشن ہونی چاہیئے Presentation سے پہلے۔ سر، دوسری بات اس میں یہ ہے کہ اچھا بجٹ اس کو کہتے ہیں کہ اس میں عوامی نمائندوں سے، ایم پی ایز سے اپنے حلقوں کے بارے میں مطلب ہے Needs اور Requirements کے بارے میں ان سے لے لیں، ان کو کہہ دیں کہ آیا آپ کے حلقے میں کیا ضروریات ہیں، کس سیکٹر میں کمی آپ محسوس کرتے ہیں؟ اب یہاں پر تو مطلب ہمیں بلاک ایلوکیشن اور امبریلہ سکیمز آجاتی ہیں، پھر ہم Pick and choose کرتے ہیں، اپنے بندوں کو نوازتے ہیں، اپوزیشن کو نہیں دیتے ہیں۔ میں مثال دیتا ہوں، The construction of the schools اب میرے حلقے کی ضرورت نہیں ہے کنسٹرکشن کی وہاں پر، لیکن وہ دیتے ہیں، میرے حلقے میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے، میرے حلقے میں کالج کی ضرورت ہے، میرے حلقے میں ہسپتال کی ضرورت ہوتی ہے لیکن وہ چیز نہیں، اچھی گورنمنٹ، Good governance اور اچھا بجٹ اس کو کہتے ہیں کہ وہ عوامی نمائندوں سے اپنے حلقوں کی ضرروریات کے لئے طلب کرلیں کہ بھئی آپ کی کیا ضروریات ہیں، آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو اور وہ ڈیپارٹمنٹ کو جب ہماری ضروریات جاتی ہیں، ہماری درخواست جاتی ہے، ہمارے مطالبات جاتے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ کو Consider کرنا چاہیئے کہ آیا یہ PK-70 کی جو ڈیمانڈ ہے، آیا اس حلقے میں فزیبلٹی ہے یا نہیں؟ بعض ایسے حلقے ہوتے ہیں کہ آپ ان کو کالج دیتے ہیں، ان کے پاس کالج کے لئے جگہ نہیں ہوتی ہے، آپ ان کو سکول دیتے ہیں، وہاں سکول کے لئے

جگہ نہیں ہوتی، وہ Miss ہو جاتا ہے، تو میرا یہ ہے اور یہ PLD 2014, page 131 سپریم کورٹ کی Judgment ہے، آپ اس کا Relevant اگر Page پڑھ لیں 165، اس میں لکھا گیا ہے کہ عوامی نمائندوں سے آپ ان کے ڈیمانڈز لے سکتے ہیں اور پھر آپ دے سکتے ہیں۔ دوسری بات ہے سر، کہ آپ کو پتہ ہے کہ District Development Advisory Committee جو Under section 33 یہ Establish ہوئی ہے، ہر ضلع میں ہماری DDAC ہے، وہاں پر چیئرمین ہے، اس کے ممبرز وہاں پر ہیں اور اس DDAC میں یہ لکھا گیا ہے، یہ ایکٹ ہے اس کے، اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ آپ عوامی نمائندوں کی Identification ہو گی، اس میں وہ میٹنگ کرینگے، Recommendations دیں گے لیکن یہاں پر ہم نے دو تین سال میں یہ دیکھا ہے کہ اس DDAC کا چیئرمین ہے وہ پریویلجز لیتا ہے، وہ مطلب ان کی جتنی بھی مراعات ہیں، وہ لیتے ہیں لیکن جو ان کی کمیٹی کا کام ہے وہ کام ہم اس سے نہیں لیتے۔ اس میں تو سیکشن 3 اگر آپ پڑھ لیں، سیکشن 4 میں آپ پڑھ لیں Functions of the DDAC تو اس میں دو چیزیں لکھی گئی ہیں کہ یہ DDAC Committee سفارشات کریگی، دوسری Identifications کرے گی لیکن یہاں پر آپ نے دیکھا ہو گا کہ یہ اس ایکٹ کو غیر فعال بنا دیا، Though ہم اس پر پیسے خرچ کرتے ہیں، ہمارے چیئرمین کام کرتے ہیں، ممبرانوں کی میٹنگ بھی نہیں ہوتی ہے، تو میری یہ تجویز ہے سر کہ اس ایکٹ کو فعال بنا دیں اور آپ کو سر، میں نے پہلے عرض کیا کہ اس پر عمل کرنا چاہیئے، اگر عمل نہیں کرتے ہیں تو آپ نے ایک چیئرمین کو جو رکھا گیا ہے، ان کو اتنی مراعات دیتے ہیں تو یہ تو پھر آپ مطلب ہے اس عوام اور اس صوبے کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ ہماری آخری جو تجویز ہے، ہمیں چاہیئے سر، کہ ہماری وفاقی حکومت کے Against جتنی بھی Outstanding amount ہے، خواہ وہ پن بجلی منافع کی مد میں ہے، خواہ وہ تیل کی مد میں ہے، گیس کی مد میں ہے، بار بار ہمارا یہاں سے مطالبہ ہے، بار بار ہم یہاں سے درخواست کرتے ہیں رولنگ پارٹی کو اور حکومت کو کہ جب ہمارے اپنے پیسے وفاق کے ساتھ ہیں، تو کیوں ہم وہاں پر ایک جرگہ لیکر ان سے ڈیمانڈ کیوں نہیں کرتے؟ ہماری معاشی پوزیشن، معیشت اس صوبے کی کس طرح بڑھے گی، کس طرح اچھی ہو گی؟ جب ہمارے خود بھی مطلب وہ پیسے ہیں، وہ ہمیں نہیں دیتے ہیں، تو ہماری Receipts کہاں سے ہو نگی، پھر ہمارا بجٹ کس

طرح ہو گا؟ تو میرا پھر بھی مطلب ہے آپ سے اور اس ہاؤس سے ریکویسٹ ہے کہ آپ وزیر اعلیٰ صاحب سے Take up کر لیں کہ ہم اپنا ایک کامن جرگہ بنا کر ہم وزیر اعظم سے ٹائم لیکر ان سے بات کریں کہ آپ ہمیں جو ہمارے بقایاجات ہیں، کم از کم وہ ہمیں ادا کریں تاکہ ہمارا صوبہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے اور لوگوں کی جو مشکلات ہیں تو ان کی وہ کمی پوری ہو جائے۔ اسی طرح میں تو بھی خوش ہوں اور وزیر اعلیٰ کا میں شکریہ ادا کر کے یہاں ہمارے جو قبائلی، جو Merged ضلعوں کے نمائندے تھے، ان کو ٹائم دیا گیا، اس طرح ہونا بھی چاہیئے، ہماری جو این ایف سی ایوارڈ میں جو ان کے لئے Three percent رکھی گئی ہے، اب وفاق اس میں کچھ حصہ دے رہا ہے لیکن تین صوبے نہیں دے رہے ہیں، تو یہ ہمیں چاہیئے، میں تو ایک Proposal دیتا ہوں، یہ ہماری اپوزیشن لیڈر صاحب سے بھی اور آپ سے بھی، کہ ہم ان صوبوں کے وزیر اعلیٰ سے ملیں کہ یہ تو ہم یونٹس ہیں اور اگر آپ ایک یونٹ کے ساتھ Help نہیں کرتے ہیں، ان کے ساتھ تعاون نہیں کرتے، آپ نے معاہدہ کیا ہے، آپ نے این ایف سی ایوارڈ میں یہ Laid down کیا تھا At the time of merging of tribal areas into Khyber Pakhtunkhwa تو آپ اپنی بات سے کیوں جا رہے ہیں؟ میرے خیال سے میں بند (ختم) کرتا ہوں کیونکہ میرے ساتھی بہت زیادہ پریشان ہو رہے ہیں، تو یہ چند Proposals تھیں میری، I am very grateful, thank you.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عنایت اللہ خان صاحب، آپ اس پہ بات کر رہے تھے کہ پوائنٹ آف آرڈر ہے آپ کا؟ ایک منٹ جی، مجھے یہ بتائیں کہ آپ بجٹ پہ بات کرنا چاہ رہے ہیں کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: زہ خو یو پوائنٹ آف آرڈر باندے بہ خبرہ ځکہ کومہ چہ ماتہ سپیکر صاحب، تاسو مخکښے ھغہ ماتہ ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عنایت اللہ خان صاحب، آپ Continue کریں کیونکہ ان کا پوائنٹ آف آرڈر میں آخر میں لونگا۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: نہ پوائنٹ آف آرڈر ورلہ ورکړہ ځہ خیر دے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: پھر آپ اپنی سپیچ سے Withdraw ہو رہے ہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جی نہ، Withdraw کومہ نہ، خو دا خبرہ دہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں جی، پوائنٹ آف آرڈر پہ پانچ چھ اور بھی پڑے ہوئے ہیں، پھر سب کو بھی ٹائم دیناپڑے گا، آپ اپنی بات کریں، میں Conclude کروں جی۔

جناب عنایت اللہ: نه دوئ له ټائم ورکړه کنه، دوئ له ورکړه، یو دوه منټه ورکړه، یو منټ ورکړه څه۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تاسو ورکړئ خیر دے، تاسو ورکړئ خیر دے، دوه منټه ورکړه خیر دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ پیچھے بھی ہاتھ اٹھارہے ہیں پوائنٹ آف آرڈر کے لئے، پھر وہ بھی ہاتھ اٹھارہے ہیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب، زه په بجټ باندے خبره کومه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بجٹ پہ، بجٹ پہ اگر بات ہے تو ٹھیک ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب، نن دریمه ورځ ده چه زه یوه خبره کول غواړمه او تاسو ماله ټائم نه راکوئ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب، اس کو Continue کریں، Continue کریں۔ عنایت اللہ خان صاحب، Continue کریں، میں دوسرے کو فلور دے دونگا پھر۔

جناب عنایت اللہ: د دوئ دا ضروری دے، دوئ یوه ضروری خبره کوی، دوئ دومره ضروری خبره کوی کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ سب کی ضروری باتیں ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ورکړه ورله خیر دے مړه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، ایجنڈا Complete ہوگا، اس کے بعد بات کریں گے، ایجنڈا Complete کرتے ہیں۔ عنایت اللہ خان صاحب، عنایت اللہ خان صاحب، آپ بات کریں۔

جناب عنایت اللہ: دوئ له ورکړه، زه ریکویسټ کومه دوئ له یو منټ نیم منټ ورله ورکړه چه دوئ خبره اوکړی، نیم منټ ورله ورکړه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان، آپ سٹارٹ کریں، عنایت اللہ خان صاحب، آپ Continue کریں، یہ پوائنٹس آف آرڈر اور بھی ہیں تو مجھے ان کو بھی ٹائم دینا پڑے گا۔ آپ نے بجٹ پہ بات کرنی ہے کہ نہیں کرنی ہے؟ آپ نے کر دی ہے۔

جناب عنایت اللہ: تاسو ورله ورکړئ کنه خير دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے کر دی ہے۔

جناب عنایت اللہ: دوئ له ورکړه تا ئم څه خير دے ، دوئ له ورکړه ، ريکويسټ دے نو ورکړه څه ، دا ډيره اهم خبره ده ، ستاسو به خوښه شي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، آپ Continue کریں ورنہ پھر میں Windup speeches پہ دے دونگا گورنمنٹ کو، آپ Continue کرنا چاہ رہے ہیں کہ نہیں کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب عنایت اللہ: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Continue کرنا چاہ رہے ہیں کہ نہیں کرنا چاہتے ہیں؟

جناب عنایت اللہ: خو زه تقرير كوم بيا ورله وركومه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، وہ پوائنٹ آف آرڈر میں پہلے نہیں دینے والا جی۔ پوائنٹ آف آرڈر میں اس پہ نہیں دینے والا آپ کو، پہلے آپ جو بجٹ پہ تقریر کرنا چاہتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: زه به د دوئ د پاره Withdraw شمه د تقرير نه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Withdraw کر رہے ہیں، ٹھیک ہے۔ کدھر ہے؟ میرے پاس آپ کا نام نہیں ہے، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، آپ بجٹ پہ بات کریں، یہ آپ کا نمبر آگیا اور انہوں نے Withdraw کر دیا۔ جی صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، آپ بجٹ پہ بات کریں، آپ کا نمبر آگیا، انہوں نے Withdraw کر دیا ہے۔

ایک رکن: جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: بالكل پرے نه كوم، دغه كورم دے ، دغه تاسو حالت دے ، دغه ستاسو كورم دے۔

انہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے، یہ سیکرٹری صاحب، کورم کو Count کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت انیس (19)اراکین اسمبلی موجود ہیں،دومنٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر:: سیکرٹری صاحب، کورم کو Count کریں، جو ممبران اپنی سیٹوں پہ ہیں ان کی Countingہوگی اور جو اپنی سیٹوں پہ نہیں ہیں،وہCountingمیں شمار نہیں ہوں گے۔جو ممبران اپنی سیٹوں پہ موجود ہیں وہ Counting میں آئیں گے اور جو ممبران اپنی سیٹوں پہ نہیں ہونگے تو وہ Countingمیں شمار نہیں ہونگے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: بائیس (22)اراکین اسمبلی اس وقت ہال میں موجود ہیں، لہذا دو منٹ کے لئے مزید گھنٹیاں بجائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب،Countکریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ،نو(9)اراکین اسمبلی اس وقت ہال میں موجود ہیں اور کورم پورا نہیں ہوا۔

The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday morning, 04th June, 2021.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 04جون 2021ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)